Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ اُردو

(اتّحاد نمبر)

# ریویو آف ریلیجنز (قادیان)

یعنی

## دُنیا کے مذاہب پر نظر

مُدیر

علی محمد اجمیری

بابت ماہِ شوال سنہ ۱۳۶۶ھ مطابق ماہ نومبر سنہ ۱۹۴۷ء

ماہِ نبوّت ۱۳۲۶ ہش

جلد ۴۴ عدد ۱۱

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے سنہ ۱۹۰۲ء

میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے، اور بیرون ہند چار روپے ہے، طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط وکتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہو گی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط وکتابت بنام مینجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلّہ ہونیکے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں، اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

| تعداد | ایک ماہ | تین ماہ | چھ ماہ | ایک سال |
|---|---|---|---|---|
| ایک صفحہ | تیس روپے | اٹھتّر روپے | ایک سو چوالیس روپے | دوسو ستّر روپے |
| نصف صفحہ | اٹھارہ روپے | اڑتالیس روپے | چوراسی روپے | ایک سو پچاس روپے |
| ربع صفحہ | بارہ روپے | تیس روپے | چوّن روپے | نوّے روپے |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| اداریہ | ص ۲ | ایڈیٹر |
| اسلام میں رواداری | ص ۵ | آنریبل سر ڈاکٹر شفاعت احمد خان ہائی کمشنر جنوبی افریقہ۔ |
| مذہب کے تین بنیادی اصول | ص ۸ | آنریبل سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ بیرسٹر لاہور |
| یوم اتحاد | ص ۱۱ | آنریبل سر کنور مہاراج سنگھ وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی |
| ہندو مذہب میں رواداری | ص ۱۲ | جناب راؤ بہادر راجہ نریندر ناتھ صاحب لاہور |
| قتل انسانی اسلامی شریعت میں شدید ترین معصیت ہے۔ | ص ۱۵ | جناب مولانا عبد الماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر "صدق" لکھنؤ |
| مذہب نہیں سکھاتا غیروں سے بیر رکھنا | ص ۱۶ | جناب بھائی پرمانند صاحب ایم۔ ایل۔ اے۔ ایڈیٹر روزنامہ "ہندو" لاہور |
| عالمگیر اتحاد و مساوات کے متعلق آریہ سماج کا نقطہ نگاہ | ص ۱۷ | جناب ہتیشی علاولپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور |
| ہم کہاں متحد ہو سکتے ہیں؟ | ص ۲۵ | جناب سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر "شیر پنجاب" لاہور |
| مسیحیت اور نوعِ انسانی سے محبت | ص ۳۴ | جناب ریورنڈ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے۔ |
| سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات | ص ۴۳ | جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ |
| اسلام کی صلح و امن کی تعلیم | ص ۵۲ | "ابن عمر" ایم۔ اے۔ |

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اداریہ:۔

یورپ پر آج ایک خطرناک مصیبت ہٹلر اور اس کے ساتھیوں کی شکل میں مسلط ہے۔ دُنیا کا یہ خوبصورت ترین برّاعظم نازیوں کی سفاکیوں اور خونریزیوں کی آماجگاہ بنا ہُوا ہے۔ بڑے بڑے عظیم الشان اور شاندار محلات پیوند خاک ہو رہے ہیں۔ کروڑوں بندگانِ خدا بے گھر اور بے در مارے مارے پھر رہے ہیں۔ لاکھوں انسانوں کا خون نہایت بیدردی اور لاپرواہی سے بہایا جا رہا ہے۔ روزانہ ہزارہا بچے یتیم ہو رہے ہیں، عورتوں کے سہاگ لُٹ رہے ہیں، اور ماؤں کے لختِ جگر بمباریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔ اس وقت یورپ کے قریباً پندرہ ممالک ہیں، جو ہٹلر کی وحشت و بربریت کا شکار ہو چکے ہیں، ہر طرف نوحہ و غم کی جگر دوز آہوں کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں۔ چھوٹے چھوٹے یتیم اور معصوم بچے اپنے والدین کیلئے بلک رہے ہیں، بوڑھے والدین اپنے جگر کے ٹکڑوں کا نوحہ کر رہے ہیں اور جوان عورتیں اپنے خاوندوں کا ماتم کر رہی ہیں۔ غرض آج یورپ کا ہر گھر ایک ماتم کدہ بنا ہُوا ہے۔ قتل و غارت کا یہ طوفان جو جرمنی سے اُٹھا، اور تمام یورپ پر چھا گیا، اب روس میں اپنی تباہ کاریاں پھیلا رہا ہے۔ اور بڑی تیزی سے مشرق کی طرف بڑھتا چلا آ رہا ہے۔

جنگ لحہ بہ لحہ ہندوستان سے نزدیک بلکہ نزدیک تر آتی جا رہی ہے، لیکن یہ کس قدر حیرت اور افسوس کا مقام ہے، کہ ہمارے ملک کے باشندے ابھی تک خطرہ سے حقیقی طور پر ناواقف اور اس کے انجام سے لاپرواہ ہیں۔ تمام دنیا کے لوگ تہذیب و انسانیت کے اِن دشمنوں سے اپنے اپنے ملکوں کی حفاظت کی تدابیر سوچ رہے ہیں، اور ان کا مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے ملک کی یہ انتہائی بدقسمتی ہے، کہ ہم آپس میں ہی لڑ لڑ کر اور اپنے ہموطنوں کی گردنیں کاٹ کاٹ کر اپنی طاقت کو کمزور کر رہے ہیں۔ فساد تو اپنی ذات میں ہی نہایت بُری اور مکروہ چیز ہے۔ لیکن ایسے نازک وقت میں جبکہ دنیا ایک پُرخطر دور میں سے گذر رہی ہے کسی ملک کے باشندوں کا آپس میں لڑنا جھگڑنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہبی نقطۂ نگاہ ہی سے گناہ نہیں، بلکہ ملکی حفاظت کے اعتبار سے بھی ایک خوفناک قومی جرم ہے۔
آخر آپس میں لڑنے کی یہ کونسی معقول وجہ ہے، کہ ایک اپنے تئیں ہندو کہلاتا ہے، اور دوسرا مسلمان، عیسائی یا سکھ وغیرہ کہلاتا ہے۔ یہ کتنے افسوس کا مقام ہے، کہ ہم مذہب کے مقدس نام پر ایک دوسرے کو قتل کرتے، لوٹتے اور اس کی بہو بیٹیوں کی عزت پر حملہ کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیا کا کوئی مذہب بھی اپنے ماننے والوں کو یہ تعلیم نہیں دیتا، کہ تم دوسرے مذاہب کے لوگوں کو قتل کرو یا انہیں لوٹو یا ان کی عورتوں کی عزت پر حملہ کرو۔ بلکہ برعکس اس کے سب مذاہب کی تعلیم اس بارے میں متفق ہے، کہ انسانی جان کی عزت کرنی چاہیئے۔ بے گناہ خون بہانا، کسی کا مال لوٹنا اور عورتوں کی بے حرمتی کرنا کسی مذہب میں بھی جائز نہیں ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ سب مذاہب میں دوسروں سے رواداری اور حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور بنی نوع انسان کے ساتھ بلا امتیاز نیکی کرنے اور انہیں خیر پہونچانے کا حکم دیا گیا ہے۔
اصل بات یہ ہے، کہ بعض لیڈری کے دلدادہ اور خود غرض لوگ محبت، رواداری، نیک خیالی، نیکوکاری اور روحانیت کا ذوق پیدا کرنے کی بجائے لوگوں میں تعصب، تنگ نظری، غیریت، نفرت اور عدم رواداری کے جذبات بھڑکا رہے ہیں۔ پس نہ صرف مذہب کی صحیح حیثیت کو قائم کرنے بلکہ موجودہ مکدر فضا کو صاف کرنے کے لئے بھی از بس ضروری ہے، کہ مذہب کی امن، بردباری، وسیع المشربی اور باہمی محبت و توقیر کا سبق سکھانے والی تعلیمات کو زیادہ سے زیادہ پیش کیا جائے، اور بتایا جائے، کہ مذہب بدامنی کی نہیں بلکہ امن کی، تنگ ظرفی کی نہیں بلکہ وسیع المشربی کی، غیریت اور نفرت کی نہیں بلکہ یگانگت اور محبت کی، تعصب کی نہیں بلکہ رواداری کی تلقین کرتا ہے۔
آج مذہب اور قوم کے نام سے جو خلفشار اور کشمکش ہمارے ملک میں ہو رہی ہے، اس کا علاج بعض لوگ یہ قرار دیتے ہیں، کہ مذہب اور اس کے خیال ہی کو دنیا سے مٹا دیا جائے۔ یعنی نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔ دوسرے کہتے ہیں، کہ مختلف مذہبوں اور فرقوں کی مخلوط انجمنیں قائم کی جائیں کچھ لوگ مخلوط انتخاب کو اس کا حل بتاتے ہیں۔ اور ابھی کچھ پیچھے ملک کو "ہندوستان" اور "پاکستان" کے نام سے دو حصوں میں تقسیم کرنیکی آواز بعض لوگوں نے اٹھائی۔ ان میں سے پہلی بات تو بالکل ناممکن ہے۔ دوسری تدابیر سے کچھ وقتی فائدہ ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو ہو، لیکن یہ چیزیں مرض کا حقیقی علاج نہیں۔ کیونکہ جب تک دلوں کی گرہیں وا نہ ہوں، اور قلوب کو غیریت اور تعصّب کی گندگی سے پاک صاف نہ کیا جائے، تب تک نہ تو نمود کا میل ملاپ ہی کارگر ہو سکتا ہے، اور نہ فرضی آڑ مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ بلکہ جیسا اُوپر بیان ہُوا اس درد کا حقیقی مداوا یہی ہے، کہ غیروں سے حسن سلوک محبت اور رواداری کے متعلق مذاہب (جن کی گرفت دلوں پر سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے) کی حقیقی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ پھیلایا جائے۔ اور ان غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے، جو مذہب کے نام پر پھیلائی جاتی ہیں۔

اسی غرض کے لئے ہم "ریویو" کا یہ خاص نمبر نکال رہے ہیں۔ جس میں اسلام، عیسویت، ہندو مذہب اور سکھ ازم کے معزز نمائندگان نے اپنے اپنے مذہب کی ان تعلیمات کو پیش کیا ہے، جو بنی نوع انسان سے محبت اور رواداری پر مشتمل ہیں، اور جن میں بلا امتیاز سب انسانوں سے نیکی اور حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے۔

وہ تمام اصحاب ہمارے خاص شکریہ کے مستحق ہیں، جنھوں نے ہماری درخواست پر اپنے قیمتی مضامین بھیجکر ہمارے ساتھ تعاون کیا۔ اِس سلسلہ میں یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے، کہ ضروری نہیں، کہ ان مضامین کے تمام جزئی نکات سے بھی ہمیں اتفاق ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام میں رواداری

(از آنریبل سر ڈاکٹر شفاعت احمد خاں ہائی کمشنر جنوبی افریقہ)

دنیا ہمیشہ عجیب عجیب رنگ میں رہی ہے۔ سائنس ایک طرف سب مذہب بھی یہی عقیدہ قرار دیتے ہیں، کہ اس کائنات میں اور تمام مخلوقات کی پیدائش کے بعد انسان پیدا کیا گیا ہے۔ یعنی یہ کہ جب انسان اپنے وجود میں آیا اور اُسے اپنی ہستی کا پتہ چلا اور یقین ہُوا تو اس نے اِن سب چیزوں کو اپنے گرد و پیش پایا۔ اب چاہے اسے سائنس کی زبان سے کہیئے، چاہے مذہب کے محاورے میں ادا کیجیئے، خلاصہ ہر طرح یہی ہے، کہ خدا نے انسان کو ان تمام چیزوں پر اختیار دیا، اور گویا ان سب کو اس کے قبضے میں کر دیا کہ وہ ان کو استعمال کرے۔ مگر کسی چیز کو کام میں لانے کے یہ معنی تھوڑا ہی ہیں، کہ اسے خراب ہی کر دیا جائے۔ لامحالہ اللہ کا مقصد بھی یہ تھا اور ہے کہ انسان تمام کائنات کی چیزوں سے ایسا اور اس طرح کام لے، کہ جس سے ایک طرف تو اسے اس کا فائدہ پہونچے، اور دوسری طرف ان سب چیزوں کو بھی نقصان نہ ہو۔ چنانچہ انسان اس دُھن لگ گیا، اب بھی لگا ہے، اور ہمیشہ لگا ہی رہے گا کہ کائنات کی کوئی چیز نہ رہ جائے جس سے وہ اپنا کام نہ نکال سکے۔ انسان کی سب سے بڑی ضرورت کیا ہے؟ زندہ رہنا۔ اور اس کے لئے کیا چاہیئے؟ کھانا اور کپڑا۔ خلاصہ یہ ہے کہ وہ کھائے، پیئے، اوڑھے اور پہنے، اور زندہ رہے۔ انسان نے اس غرض کے لئے خشکی، تری، ہوا، بجلی کسی چیز کو بھی تو نہیں چھوڑا۔ سب ہی سے تو کام لیتا ہے۔ ایک طرف سمندر کی تہہ تک پہونچ کر موتی اور مونگا نکال لایا، تو دوسری طرف آسمان سے بجلی کا پتہ لگایا اور اس سے بدترین نوکروں کی طرح کام لیتا ہے۔

انسان پیدا ہُوا، اس کی اولاد پھیلی بڑھی، اور زمین پر ہر جگہ پھیل گئی۔ ہر انسان کو زندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہتا ہے۔ ہر انسان اپنے فائدے کے لئے کوشاں ہے۔ خاندان ہیں، برادریاں ہیں، قومیں ہیں نسلیں ہیں۔ ہر فرد، ہر خاندان، برادری قوم اور نسل یہی چاہنے لگی کہ سارا آرام مجھے ہی ملے۔ انسان کیسا اور کتنا خود غرض ہے!

دنیا میں ہر زمانے میں اور ہر قوم میں ایسے نیک طینت اور ایسے بڑے بڑے دل اور جگر رکھنے والے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے ہمیشہ اپنی قوم اور اپنے ملک کے لوگوں کو بتایا ہے کہ خود غرضی بدترین چیز ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے تو شاید ہمیشہ یہ ہو گیا کہ لوگ سمجھ گئے اور اپنی خود غرضی اور اس سے پیدا ہونے والی شرارتوں سے باز آ گئے۔ مگر جہاں زیادہ عرصہ ہوا، پھر وہی سب کچھ ہونے لگا اور کیا جانے لگا جو پہلے ہوتا تھا۔

اللہ کے ان تمام نیک بندوں میں سب سے آخر میں آنے والے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، جن کو صحیح معنوں میں اور ہر لحاظ سے رحمتہ للعالمین ماننا پڑتا ہے۔ دنیا کے اس بزرگ ترین انسان کے ذریعے اللہ نے انسانوں کو آخری بار پیغام پہونچایا، اور بتایا کہ " اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک ہی اصولِ زندگی سے پیدا کیا ہے۔ پھر تمہاری نسلوں کو پھیلایا ہے۔ ہم نے تمہاری بہت سی قومیں بنا دی ہیں، اور وہ صرف اس لئے کہ تم ایک دوسرے سے ملو اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچان لو۔ یاد رکھو کہ تم میں اللہ کے نزدیک سب سے اچھا اور سب سے زیادہ بزرگ وہ ہے جو سب سے زیادہ برائی سے بچتا اور پرہیز کرتا ہے۔" حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انسان کو جو پیغام ملا ہے، اس کا نام قرآن ہے۔ قرآن کریم شروع سے آخر تک ہر جگہ ایک دفعہ نہیں بار بار اسی بات پر زور دیتا ہے کہ تمام انسان ایک ہیں، کسی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ رنگ، قوم، نسل، شکل و صورت، وضع قطع، لباس وغیرہ وغیرہ ہر قسم کا فرق اس نے نیست و نابود کر دیا ہے۔ ایک دوسرے کی مدد، ایک دوسرے سے محبت، ایک دوسرے کو بالکل ماں جایا بھائی سمجھنا، ایک دوسرے کے ہر وقت ہر حال میں کام آنا اور نیکی میں مدد دینا ــــ یہ سب اصول ہیں جن پر قرآن مجید نے نہایت شدت سے زور دیا ہے۔ جو کچھ اس کائنات میں ہے، وہ سب انسانوں کے لئے ہے اور سب کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مل کر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

ایک اسلام ہی پر کیا منحصر ہے سب ہی مذہبوں کے بانیوں اور ہادیوں نے یہی کہا ہے اور یہی بتایا ہے مگر ہمارا عقیدہ ہے اور صحیح عقیدہ ہے اور تاریخ اس کی گواہ ہے کہ جس خوش اسلوبی اور عمدگی سے اور جس صفائی اور پاکیزگی سے اسلام نے انسان اور کائنات کی وحدت، مساوات اور اخوت کو پیش کیا ہے اُس کا جواب مشکل ہے۔ لہٰذا مسلمانانِ عالم کا فرض ہے کہ وہ ہر وقت اپنے مذہب کی اس تعلیم کو اپنے سامنے رکھیں، کبھی نہ بھولیں، دوسروں کو بھی یہی تعلیم دیں اور خود بھی دل وجان سے اس پر عمل کریں اور دوسروں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔

کائنات سب ایک ہے، انسان سب ایک ہیں، کسی میں کوئی فرق نہیں ہے، سب کے حق مساوی ہیں، اور ہر انسان کا فرض ہے کہ اپنے حقوق مانگنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کے حقوق کا پورا پورا لحاظ رکھے، اور ان کو پورا کرے۔ یہ ہے اسلام کا پیغام، اور حق یہ ہے کہ اس سے بہتر پیغام اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اگر انسان اس حقیقت کو سمجھ لے اور اس اصول پر کاربند ہو جائے تو سب جھگڑے تمام لڑائیاں اور خون ریزیاں ایک دن میں ختم ہو جائیں۔ خدا وہ دن جلد لائے کہ اسلام کا یہ نصب العین مکمل ہو جائے

آمین


# مکتبہ احمدیہ قادیان

سے آپ ہر قسم کی کتابیں منگا سکتے ہیں۔ نیز قرآن مجید مترجم اور معرّا بھی ہمارے ہاں سے طلب فرمائیے۔ ہمارے ساتھ معاملہ کرنے میں آپ کو انشاء اللہ کبھی شکایت کا موقعہ نہ ملے گا۔

مینیجر مکتبہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مذہب کے تین بنیادی اصول

(از آنریبل سر ڈاکٹر گوکل چند نارنگ بیرسٹر لاہور)

میری رائے میں مختلف فرقوں کی باہمی کشمکش کی سب سے اہم اور بنیادی وجہ یہ ہے، کہ ہر جماعت کے بہت تھوڑے افراد اپنے اپنے مذہب کی بلند و بالا تعلیمات اور تصورات کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ تمام مذاہب کا کافی غور و احتیاط کے ساتھ مطالعہ کرنے کے بعد میرا نقطۂ نگاہ یہ ہے، کہ ایک مذہب کا دوسرے مذہب کے ساتھ کوئی اساسی اختلاف نہیں۔ مثلاً تمام مذاہب خدا کی وحدانیت کو مانتے ہیں۔ اگر کسی انتہائی بت پرست ہندو سے بھی یہ سوال کیا جائے، کہ خدا کتنے ہیں؟ تو وہ بھی اس سوال کو لغو قرار دیگا، اور بغیر کسی ادنیٰ جھجک اور پس و پیش کے کہیگا، کہ خدا تو صرف ایک ہی ہے۔ جب اُس سے ان مختلف دیوتاؤں کے متعلق دریافت کیا جائیگا جن کا ذکر ہندوؤں کی بعض مذہبی کتابوں میں کیا گیا ہے، تو وہ یہ تشریح کریگا، کہ یہ تو صرف ایک ہی خدا کے مختلف نام ہیں، جو اس بلند مرتبہ ہستی کی مختلف صفات کو ظاہر کرتے ہیں۔ اور اگر اسے ویدوں کی بھی کچھ واقفیت ہوگی، تو وہ رگوید سے، جو دنیا کی قدیم ترین کتاب ہے، اس مضمون کا اقتباس پیش کرے گا، کہ "خدا ایک ہے، لیکن عارف اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔"

یا مثلاً خدا تعالےٰ کا کامل بندہ بن جانے کے مسئلہ کو لیجئے جو اسلام کی روح ہے، تو آپ دیکھینگے کہ روحانیت کے اس پہلو پر بھگوت گیتا نے بھی بہت زور دیا ہے۔ یہانتک کہ اس کی یہ تعلیم ہے، کہ اگر کسی بندے کو اپنے اس خدا کی کامل عبودیت حاصل ہو جائے، جس کے متعلق بھگوت گیتا ہمیں یقین دلاتی ہے، کہ وہ ہمارے تمام گناہوں اور کمزوریوں سے نجات دیدیگا، تو ایسی صورت میں تمام ظاہری مذہبی آداب و رسوم کو چھوڑا جا سکتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کا ایک تیسرا اہم پہلو یہ ہے، کہ اقتصادی امور سے قطع نظر محض انسانیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں کے باہمی امتیازات اور درجہ بندیوں کو ختم کر دیا جائے۔ اسلام اور ہندو ازم دونوں اس بات پر متفق ہیں، کہ اساسی طور پر تمام انسان برابر ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ ہندو بزرگوں نے عموماً اور سری کرشن مہاراج نے خصوصاً یہ تعلیم دی ہے، کہ دانا اور عقلمند صرف وہی ہے، جو تمام بنی نوع انسان کو اپنے جیسا دیکھتا ہے۔ ویدوں نے واضح طور پر یہ تعلیم دی ہے، کہ ہم تمام انسانوں کو اپنا دوست سمجھیں اور اپنے تئیں ایسا بنائیں کہ دوسرے بھی ہمیں اپنا دوست سمجھنے لگیں۔

اگر تمام مذاہب کے پیرو ان بنیادی چیزوں کی اہمیت کو سمجھ لیں، اور اپنے اپنے مذہب کی رسوم اور ظاہری آداب کو اتنی اہمیت نہ دیں، تو وہ تمام جھگڑے اور فساد جن سے فرقہ وارانہ بدمزگیاں پیدا ہو جاتی ہیں، اور آئے دن امن برباد ہوتا رہتا ہے، ایک قصہ پارینہ بنکر رہ جائیں۔ سب سے بڑا مذہب یہ ہے، کہ ہماری ہمدردی اور دوستی ملکی اور قومی بندھنوں کے دائرہ میں گھر نہ جائے۔ بلکہ اس کا دامن تمام نوع انسان تک وسیع ہو۔ اپنے ہم مذہبوں سے محبت کرنا، ان کے مال و دولت کی طمع نہ کرنا اور ان کے معاملہ میں ہر قسم کے قابلِ اعتراض امر سے مجتنب رہنا آسان ہے۔ اور یہ اس سے بھی زیادہ آسان ہے، کہ اپنے ہمسایہ سے اسی قسم کا دوستانہ برتاؤ کیا جائے۔ لیکن دراصل ہر شخص کو اپنا مطمح نظر یہ رکھنا چاہیئے، کہ اس کی دوستی اور ہمدردی ان لوگوں تک بھی وسیع ہو جو اس دائرہ میں نہیں آتے۔

یہ بدقسمتی ہے، کہ سیاسی مصالح یا دوسرے فرقوں کے مقابلہ میں اپنی تعداد بڑھانے کی خواہش بعض اوقات ہمارے مذہبی لیڈروں اور رہنماؤں کو ایسی سرگرمیوں کی طرف لے جاتی ہے، جو فرقہ وارانہ امن وامان قائم کرنے کے لئے کم سے کم موزوں ہوتی ہیں۔ تمام بنی نوع انسان خدا کے فرزند ہیں۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کو ایک مذہب کے مقابلہ میں دوسرے مذہب سے زیادہ محبت ہوتی، تو اس کے لئے یہ زیادہ آسان تھا، کہ وہ اس مذہب کے افراد کی افزائش کو روک دیتا، جس کے متعلق سمجھا جاتا ہے کہ وہ اُسے ناپسند کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میری ذاتی رائے یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک دائرہ کے مرکزی نقطہ کی طرح ہے، اور تمام بنی آدم گویا اس دائرہ کے محیط پر کھڑے اس مرکزی نقطہ تک پہونچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور جس طرح محیط سے مرکز کو جانے والے خطوط بے حساب ہیں، اسی طرح اللہ تعالےٰ تک پہونچنے کے راستوں کا بھی کوئی شمار نہیں۔ اور میرے نزدیک سری کرشن مہاراج نے اللہ تعالےٰ کی طرف یہ منسوب کرکے ایک بہت بڑی صداقت کو بیان کیا ہے، کہ میرا بندہ جس راستہ سے بھی مجھ تک پہونچنے کی کوشش کرتا ہے، میں آدھی راہ میں ہی آکر اُسے ملنے میں خوش ہوتا ہوں۔

---


# مجمع البحرین یا اسلامی تصوّف

اس کتاب میں دو مضمون ہیں۔ ایک وہ جو سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "حقیقی اسلام سلسلہ احمدیہ" کے موضوع پر ویمبلے (انگلینڈ) کی مذہبی کانفرنس کیلئے رقم فرمایا۔ اور دوسرا وہ جو اسی کانفرنس میں پڑھنے کے لئے "اسلامی تصوّف" کے موضوع پر حضرت علامہ حافظ روشن علی صاحب نے تحریر فرمایا۔ یہ مضامین یورپ اور مختلف ممالک کے عمائد میں نہایت پسند کئے گئے۔ اور سب مضامین پر بالا رہے۔ "اسلامی تصوّف" اور سلسلہ احمدیہ کی تعلیمات کو ایک نظر سے سمجھنے کے لئے یہ رسالہ بہت موزوں ہے۔

قیمت صرف ۳ر محصول ڈاک ار

ملنے کا پتہ

مینیجر "ریویو" (اردو)، قادیان (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# یوم اتحاد

(از آنریبل سر کنور مہاراج سنگھ وائس چانسلر لکھنؤ یونیورسٹی)

بنی نوع انسان سے رواداری اور ان کی عام بھلائی کے متعلق ایڈیٹر "ریویو آف ریلیجنز" جو اپنے رسالہ کا ایک خاص نمبر نکالنا چاہتے ہیں، مَیں ان کے اس دلیرانہ اور بروقت اقدام کے لئے انہیں مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمارے ملک کی موجودہ فرقہ وارانہ کشمکش اور یورپ کی خوفناک جنگ مذہب یا مذہب کے سچے پیروؤں کی پیدا کردہ نہیں۔ بلکہ یہ دنیا کے بڑے بڑے بانیانِ مذاہب کی تعلیمات کی غلط متابعت اور خلاف ورزی کا نتیجہ ہے۔

جب مسیحؑ دنیا میں آئے، تو انکا پیغام یہی تھا، کہ نوع انسان سے صلح وآشتی اور خیر خواہی کا سلوک کیا جائے۔ اور اس تعلیم کی غرض یہ نہ تھی، کہ اسے مستقبل بعید کیلئے ایک مثالی چیز بنا کر رکھدیا جائے۔ بلکہ یہ تھی کہ یہ ایک قابلِ عمل ہدایت نامہ کا کام دے۔ قوموں کی طرح افراد کی بہت بڑی اکثریت میں بھی خود غرضی اور تنفر کے جذبات کارفرما ہیں، اور اس طرح وہ نوع انسان کی ترقی میں سدّ راہ ثابت ہو رہے ہیں۔ آج ہندوستان کی قوموں اور فرقوں کے لیڈروں میں رواداری اور خیر سگالی کی روح کی سخت ضرورت ہے۔ لیکن الفاظ سے زیادہ عمل کی ضرورت ہے۔ ذاتی طور پر مَیں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے، کہ گو مختلف جماعتوں میں اختلاف کے بہت سے پہلو پائے جاتے ہیں، لیکن اتحاد کے پہلو اس سے بھی زیادہ ہیں۔

جتنا زیادہ ہمارے میل ملاپ کو بڑھایا جاویگا، اتنا ہی زیادہ ہم ایک دوسرے کی خوبیوں کو محسوس کر سکینگے۔ یہی وجہ ہے، کہ مَیں یقین رکھتا ہوں، کہ ہندوستان کے فرقہ وارانہ مسئلہ کا ایک حل یہ بھی ہے، کہ مخلوط انتخاب رائج کر دیا جاوے۔ جس میں اگر ضرورت ہو، تو اقلیتوں کے لئے نشستوں کا تحفظ کیا جا سکتا ہے۔ اور تمام ہندوستان میں کم سے کم سال میں ایک دفعہ ایک "یوم اتحاد" بھی منایا جانا چاہیئے۔ اس کے ساتھ مسلسل پروپیگنڈا کی بھی ضرورت ہے۔

پیارے مدیر! خدا کرے کہ آپ کی کوششوں کو کامیابی کا سہرا نصیب ہو:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہندو مذہب میں رواداری

(از جناب راؤ بہادر راجہ نریندر ناتھ صاحب لاہور)

ہندوؤں کے زمانہ قدیم کی تاریخ سے آجکل کے تعلیم یافتہ بھی پوری طرح سے واقف نہیں ہیں۔ دنیاوی معاملات کی نسبت ہندو فلاسفروں کا میلانِ طبع ایک قسم کی بے تعلقی کا رہا۔ انہوں نے سلطنت کے اُبھرنے اور مٹنے کو وقعت کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ اس لئے انہوں نے تاریخ نویسی کی طرف بہت توجہ نہیں کی۔ تاہم کتب سنسکرت سے، جن میں مقدس کتابیں بھی شامل ہیں، پڑھنے والے کو ایسے واقعات مل جاتے ہیں جن سے وہ پُرانے ہندوؤں کی ذہنیت کا پورا اندازہ کر سکے، اور سمجھ سکے، کہ وہ انسانوں کے باہمی تعلقات کی نسبت خواہ وہ ان کے حلقہ میں ہوں یا باہر کیا خیالات رکھتے تھے۔

یورپین مؤرخوں کی یہ رائے ہے، کہ آریہ قوم ۵۰۰۰ برس کے قریب گذرے، وسط ایشیا سے ہندوستان میں آئی تھی۔ انہوں نے سب سے پہلے پنجاب کو فتح کیا تھا۔ مگر فاتح قوم نے مفتوح اقوام میں اپنے مذہبی خیالات کی ترویج کی کوئی کوشش نہیں کی۔ مفتوح اقوام کو حقارت کی نظر سے ضرور دیکھا۔ مگر ان میں اپنے مذہبی عقائد کو پھیلانا نہیں چاہا۔ تبلیغ کے مسئلہ کا موجد سب سے پہلا شخص تاریخ انسانی میں مہاتما بدھ تھا۔ یہودیوں یعنی دینِ موسوی کے پیروؤں میں خدا کی وحدانیت کا اصول تو پایا جاتا ہے یہ تو وہ مانتے تھے، کہ پرستش کی مستحق ایک ہستی واحد ہے۔ جس کو وہ جہوواہ کے نام سے پکارتے تھے۔ مگر دینِ موسوی کے عقائد کا راستہ تمام بنی نوع انسان کے لئے کھلا نہ تھا۔ تبلیغ کے اصول کو مشرقی دنیا میں پہلے مہاتما بدھ نے اور مغربی دنیا میں، یا یہ کہا جائے کہ مغربی ایشیا میں حضرت مسیحؑ نے رائج کیا۔

مہاتما بدھ کے ظہور سے پہلے ہندوؤں میں اعلیٰ فلسفہ کا چرچا رہا۔ دُنیا کیا ہے؟ اس کا صانع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کون ہے؟ دنیا کے وجود و ظہور کا کیا مقصد ہے؟ ان مسائل پر مختلف ہندو فلاسفروں نے اپنے نظریئے پیش کئے۔ ان سب کا عنصر مشترک یہ تھا، کہ بنی نوع انسان تو کیا بلکہ تمام موجوداتِ عالم ایک طاقتِ واحد کا مظہر ہیں جب بنی نوع انسان سب یکساں ہیں، تو کون ظالم اور کون مظلوم، کون جابر اور کون مجبور۔ عمر و زید میں جب کچھ فرق ہی نہیں تو عمر کا زید کو اذیت پہونچانا کچھ معنے نہیں رکھتا۔ اگر عمر زید کو اسی طاقت کا مظہر سمجھتا ہے، جو خود اس میں کام کرتی ہے، تو اس کی یہ خواہش کہ وہ زید کو نقصان پہونچائے پیدا ہی نہیں ہو سکتی۔ ہندو فلاسفروں نے اس اصول کو لے لیا، کہ سب کا منبع و مرجع ایک ہے۔ لہٰذا ایک کا دوسرے کو نقصان پہونچانا خود اپنے تئیں نقصان پہونچانا ہے۔

مذہبی رواداری اہلِ ہنود کی دو باتوں پر مبنی ہے۔ اول تو قدیمی ہنود یا آریہ تبلیغ کے اصول سے ناآشنا تھے۔ آریہ قوم نے مثل یہودیوں کے یہ کوشش ہی نہ کی، کہ مفتوح قوموں سے اپنے عقائد مذہبی منوائیں۔ مفتوح اقوام ان کے عقائد و مسائل سے ضرور متاثر ہوئیں۔ انہوں نے کسی حد تک ان کو اختیار کیا۔ مگر فاتحین نے رواداری کے اصول کو نہیں چھوڑا۔ جب مہاتما بدھ نے تبلیغ کے اصول کو مانا تو وہ اصول تابع اس فلسفہ کا تھا، جو سب انسانوں میں مساوات کے رتبہ کو تسلیم کرتا ہے بدھ مذہب کی ترویج و تبلیغ میں کبھی جبر و تحکم سے کام نہیں لیا گیا۔ وہ مذہب تو اخلاقی اصولوں کا ایک گلدستہ تھا، جو ہر ایک کے سامنے پیش کیا جاتا تھا۔

بھگوت گیتا میں سری کرشن جی نے انہی فلاسفروں کے اصولوں کی ترویج کی۔ ایک جگہ وہ کہتے ہیں، کہ جس راستے سے کوئی شخص میرے پاس آتا ہے، میں اُسی راستے کو منظور کرتا ہوں میں صدقِ عقیدت کو دیکھتا ہوں، اس امر کو نہیں دیکھتا، کہ وہ عقیدت کس طرح سے عمل میں آتی ہے۔ میرے سامنے وہ شخص جو رکوع و سجود سے اپنی عقیدت ظاہر کرتا ہے، اور وہ جو مجھ پر پھول چڑھاتا ہے ایک ہی جیسے ہیں۔

ये यथा मां प्रपद्यन्ते
तांस्तथैव भजाम्यहम्

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نتیجہ ان سب تاریخی حالات اور فلسفیانہ خیالات کا یہ ہوا ، کہ ہر ایک مذہب کے پیروؤں کے لئے ہندوؤں نے پوری رواداری کے اصول کو قائم رکھا۔ عیسائی ، یہودی ، یونانی اور ترکی سب آئے سب کو اپنے اپنے راستے پر چلنے دیا۔ تواریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ، کہ مسلمان ہندوستان میں سیاسی حملوں سے پہلے بھی آئے تھے ۔ ہندوؤں کی رواداری کا نتیجہ یہ ہوا ، کہ امتداد زمانہ سے یہ تمام اقوام ہندو قوم کا ہی ایک جز بن گئیں ۔ موجودہ تفرقات جو دیکھنے میں آتے ہیں ، یہ خاص وجوہات سے پیدا ہوئے ، جن کا ذکر اس مضمون میں کرنا غیر ضروری ہے ۔ اگر ہندوؤں اور مسلمانوں میں سیاسی تناقض ہی نہ ہوتا ، تو بانی اسلام کو ہندو اسی طرح اوتار ماننے لگتے جیسے کہ انہوں نے بدھ کو بعد بہت سی مخالفت کے مانا۔ غرضیکہ دوسرے مذہبوں کے لئے رواداری تو ہندوؤں کی تاریخ کے ہر صفحہ سے ثابت ہوتی ہے ؛

---


# قرآن مجید کے اوامر و نواہی

یہ تین سو صفحہ کی کتاب ہے ۔ اس میں قرآن مجید کی وہ تمام آیات بمع ترجمہ درج ہیں ، جن میں کسی چیز کے کرنے کا حکم یا اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے ۔ گویا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام بصورت امر یا نہی دیئے ہیں ، وہ سب کو آپ کو یکجا اس کتاب میں مل جائیں گے ۔ قرآن مجید کی تعلیمات کو بحیثیت مجموعی نظر کے سامنے رکھنے کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے ۔

اصلی قیمت ایک روپیہ ۔ رعایتی ۸ر مجلد کی قیمت ۱۲ار محصولڈاک ۴ر

ملنے کا پتہ

مینجر رسالہ "ریویو" اردو ۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قتل انسانی اسلامی شریعت میں شدید ترین معصیت ہے

(از جناب مولانا عبدالماجد صاحب دریابادی ایڈیٹر "صدق" لکھنؤ)

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا (مائدہ۔ رکوع ۵)

جس نے ایک شخص کو بھی قتل کیا بغیر کسی جان کے (عوض کے) یا بغیر زمین میں فساد کے۔ تو گویا اس نے سارے انسانوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے ایک انسان کی بھی جان بچا لی اس نے گویا سارے انسانوں کی جان بچا لی۔

وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (بنی اسرائیل رکوع ۴)

اور کسی کی جان کو جس کا مارنا اللہ نے حرام ٹھہرا دیا ہے ناحق قتل نہ کر ڈالنا۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ (الفرقان رکوع ۶)

اور (خدائے رحمٰن کے خاص بندے وہ ہیں) جو اللہ کے ساتھ اور کسی دوسرے (معبود) کو نہیں پکارتے ہیں اور نہ ناحق کسی کو جان سے مارتے ہیں جسے اللہ نے حرام کر رکھا ہے۔

قرآن مجید کی ان صراحتوں سے ظاہر ہے کہ شرک کے بعد پھر جو گناہ سب سے بڑا اور اکبر الکبائر ہے وہ بلاوجہ شرعی قتلِ انسانی ہے۔

اسباب شرعی پیش آجانیکے بعد تو قتل و قتال جائز ہی نہیں واجب ہو جاتا ہے لیکن اسکے تحقق اور اسکی تحقیق سے قبل ہاتھ اُٹھانا شریعت اسلامی میں شدید ترین معصیت ہے عام حالات میں تو حکم ہر شخص سے بلا لحاظ عقائد حسن سلوک کا ہے۔ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا۔ یہاں ناس کا لفظ مطلق اور بلا قید ہے :-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مذہب نہیں سکھاتا غیروں سے بیر رکھنا

(از جناب بھائی پرمانند صاحب ایم۔ ایل۔ اے ایڈیٹر روزنامہ "ہندو" لاہور)

مذہب کے دو حصے ہیں۔ ایک اندرونی، دوسرا بیرونی۔ بیرونی مذہب مختلف قسم کی رسومات وغیرہ کا مجموعہ کہا جاسکتا ہے۔ اس بیرونی حصہ سے مختلف مذاہب میں باہمی اختلاف پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اگر حقیقت کو دیکھا جائے، تو یہ رسومات وغیرہ مذہب کی بیرونی علامات ہیں۔ جہانتک مذہب کے اندرونی حصے کا تعلق ہے، اس کی شکل ہر مذہب میں قریبًا ایک سی ہوتی ہے۔ اگر اس کو مدنظر رکھیں تو مذہب کی بنا پر انسانوں میں جو اختلافات دکھائی دیتے ہیں وہ سب مٹ جائیں۔

جس وقت شیخ محمد اقبال نے یہ کہا کہ ؎

مذہب نہیں سکھاتا غیروں سے بیر رکھنا

تو ان کے دل میں مذہب کی اندرونی یعنی اصلی صورت کا تصوّر پایا جاتا تھا۔ بڑی مشکل یہ ہے، کہ عام لوگ جن کے اندر سوچنے کا مادہ کم ہوتا ہے اور جن کی بینائی دور تک نہیں پہونچ سکتی، بیرونی رسومات کو ہی مذہب سمجھتے ہیں۔ قدرتی طور پر جن لوگوں کے رسوم ان سے مختلف ہوتے ہیں، اُنکے لئے ان کے دلوں میں نفرت کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ ہمیں جتنے فساد دکھائی دیتے ہیں یا جتنی لڑائیاں اور قتل مذہب کے نام پر کی جاتی ہیں، ان میں عمومًا اس بیرونی مذہب کو ہی اہمیت دی گئی ہوتی ہے۔ جہانتک ہندوؤں کی دھارمک تعلیم کا تعلق ہے اس کا نتو بھگوان کرشن کی بھگوت گیتا کے اس شلوک میں پایا جاتا ہے جس میں ایشور کی طرف سے کہا گیا ہے "جو جس راستے سے مجھے ملنے آتا ہے اُسے مَیں اسی راستے سے قبول کرنے پر تیار رہتا ہوں"۔ اس شلوک میں اس حقیقی ٹالرنیشن کی تعلیم پائی جاتی ہے جس میں مذہب کی اصلی صورت کو انسان کے سامنے رکھکر اسے بتایا گیا ہے کہ سب مختلف راستے آدمی کو اس ایک ایشور تک لیجاتے ہیں۔ اسی طرح جس طرح بیشمار نام اس ایشور کو ہی ظاہر کرتے ہیں۔ اگر لوگوں کو اس سچے مذہب کی تعلیم دی جائے تو دنیا میں مذہب کے نام پر نہ نفرت رہے، نہ کشت و خون ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عالمگیر اتحاد و مساوات کے متعلق

## آریہ سماج کا نقطۂ نگاہ

(از جناب مہشی علاد لپوری ایڈیٹر "پرکاش" لاہور)

وقت کی سب سے بڑی ضرورت فرقہ وارانہ اتحاد ہے۔ نہ صرف ملک کی ترقی کے لئے بلکہ اپنی حفاظت کے لئے بھی۔ بین الاقوامی نازک صورت حالات نے تو اس ضرورت کو اور بھی اہم بنا دیا ہے۔ ہندوستان کے فرزندوں کو چاہیئے، کہ وہ اپنے مذہبی تفرقات اور نسلی امتیازات کو بھلا کر ایک ہوجائیں۔ اور ایک دوسرے سے برادرانہ سلوک کرنا سیکھیں۔ خود غرض اور چالاک رہنماؤں کے اشاروں پر ناچنے کی بجائے اپنی عقل سے کام لیں۔ اگر وہ دو قوموں کو لڑانے کی افسوسناک کوشش کریں، تو ان کی ایک نہ سُنیں۔ سادہ لوح عوام نہیں سمجھ سکتے، کہ جب مفسدہ پرداز خود ساختہ لیڈر اپنی لیڈری کو چمکانے کے خواہشمند ہوتے ہیں تو وہ اپنے مذہب سے فرضی خطرہ کو منسوب کرکے ان کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ پہلے خود ہی دو فرقوں میں سر پھٹول کرواتے ہیں۔ پھر مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اپیلیں بھی کرتے ہیں۔ جو چندہ جمع ہوتا ہے، اس کا بیشتر حصّہ انکی اسائشوں کی نذر ہوجاتا ہے۔ ہر لیڈر کینہ توز اور حاسد ہوتا ہے۔ وہ اپنے رقیب کی بڑھتی ہوئی شہرت اور ہردلعزیزی کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اس کی کوشش ہوتی ہے، کہ وہ کوئی نئی تحریک شروع کرے جس سے عوام کی توجہ اس کی طرف مبذول ہو۔ اور اس کا رقیب پبلک کی نظروں سے اوجھل ہوجائے اس مطلب کے لئے "مذہب خطرہ میں" کا نعرہ لگانا کافی ہوتا ہے۔ اپنی مقدس کتاب کے اوراق اپنے ہی کسی آدمی سے پھڑوا کر شرارت کسی غیر مذہب کے سرگرم کارکن کے گلے مڑھ دی جاتی ہے۔ اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایجی ٹیشن خود بخود اُٹھ کھڑی ہوتی ہے۔ اور فساد کروا دیا جاتا ہے۔ لیڈر صاحب فساد ہونے تک گھر میں پنکھے کی ہوا کھاتے رہتے ہیں۔ جب فساد ہو چکتا ہے، تو درد بھرے بیانات اخبارات کو دیئے جاتے ہیں۔ انسانیت کا اس طرح خون ہونے پر آنسو بہائے جاتے ہیں اور مظلومین کی امداد کے لئے اپیل کی جاتی ہے۔ عوام کی سادہ لوحی ان کی جیبیں بھرنے کے لئے ان کی آنکھوں کے لئے پٹی بن جاتی ہے۔ لیڈر صاحب کی لیڈری چمک اٹھتی ہے۔ چونکہ لیڈر کی پرائیویٹ زندگی سے عوام واقف نہیں ہوتے، اس لئے دُور سے وہ دیوتا اور فرشتہ دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی گفتار شیریں، ان کا لباس سادہ، ان کے کارنامے "شاندار" دل میں قوم کا درد، سر میں تبلیغ یا پرچار کا سودا۔ یہ سب ظاہری باتیں عوام کو اس قدر مرعوب کر لیتی ہیں، کہ وہ ان لیڈروں کے خلاف کہی جانے والی باتوں سے، چاہے وہ صحیح بھی کیوں نہ ہوں، متاثر نہیں ہوتے۔ ورنہ حقیقت یہ ہے، کہ جو کچھ لیڈر دکھائی دیتے ہیں، عملی زندگی میں وہ عموماً اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ بلکہ ایک عام فردِ قوم سے بھی گئے گذرے ہوتے ہیں۔

مندرجہ بالا چند سطور پڑھ لینے کے بعد یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ فرقہ دارانہ جھگڑے کیوں ہوتے ہیں، اور ان کے لئے لیڈر کس حد تک ذمہ وار ہوتے ہیں۔ یہ لیڈر کبھی نہیں چاہتے، کہ اتحاد ہو۔ اگرچہ وہ لیکچر اتحاد پر کتنے ہی دیں۔ لیکن ان کے افعال اور مذہب کے نام پر اُٹھائے جانے والے فتنے اتحاد کے راستہ میں پہاڑ بن کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کون معقولیت پسند شخص ایسا ہوگا، جو اتحاد کی ضرورت کا قائل نہ ہو۔ اگر غیر متعصب دماغ سے سوچا جائے تو مندرجہ ذیل حقیقتیں افشا ہوں گی:۔

(۱) اوم، خدا، اللہ، گاڈ، واہگورو وغیرہ تمام نام اس ذات پاک کے ہیں، جو مختلف کتب مقدسہ میں بانیانِ مذاہب کی طرف سے تجویز کئے گئے ہیں۔ نہ کسی نے خدا کو دیکھا اور نہ خدا نے یہ کہا کہ میرا نام صرف اللہ ہے اوم نہیں۔ یا یہ کہ میرا نام اوم ہی ہے اللہ نہیں۔ پھر اس بات کا کوئی ثبوت نہیں، کہ اوم کا معتقد اور عابد ضرور جنت میں گیا اور اللہ یا واہگورو یا گاڈ کہنے والا نہیں۔ پھر ایسی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حالت میں اس بات پر جھگڑنا کہ خدا کا اصلی نام کیا ہے کیا معنی رکھتا ہے؟ جو نام آپ کو پیارا لگتا ہے اُسے قبول کیجیے اور باقی تمام ناموں کو بھی سچا جانیئے۔

(۲) دنیا میں اس وقت جتنے مذاہب نظر آتے ہیں، ان کا منتہائے مقصود ایک ہے۔ نجات یا خدا کا وصال۔ اگرچہ طریق عبادت ہر ایک کا جُدا جُدا ہے۔ اس بات کی کیا ضمانت کہ جس شخص نے اسلامی طریق عبادت سے زندگی بسر کی وہ نجات حاصل نہیں کر سکا، اور جس نے ویدک دھرم کے طریقۂ عبادت کے مطابق بھگتی کی، وہ ضرور ہی مکتی پائے گا۔ اگر جنت میں جانے والے اس دنیا میں واپس آکر بتا سکتے تو مذہب کی صداقت اور بطالت کا فیصلہ ہو سکتا۔ اب تو یہی ماننا پڑے گا، کہ ہر ایک مذہب سچا ہے یا ہر ایک جھوٹا۔ لیکن جنہیں مذہب پر اعتقاد ہے، اور اس کی ضرورت کے قائل ہیں وُہ اسی مذہب کے پیرو ہیں، جسے ان کی عقلِ سلیم تسلیم کرتی ہے۔

(۳) تمام کتب مقدسہ اچھی باتیں انسانوں کو دیتی ہیں۔ اور بنی نوع انسان کی بھلائی کیلئے معرض وجود میں آئی ہیں۔ اس لئے اس بات پر ایک دوسرے سے لڑنا کہ میری کتاب تمہاری کتاب سے زیادہ پرانی ہے اور اس کا مطالعہ جلد نجات دلا سکتا ہے، فضول ہے۔ کیونکہ ہر ایک کتاب کے مطالعہ کا نتیجہ نامعلوم۔ اپنے اعتقاد کے مطابق جس کسی کو جو کتاب یا تعلیم اچھی لگے، اسے تسلیم کرلے۔

اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے، کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کے مذہبی پیشوا کو گالی دیتا یا مذہبی کتاب کی توہین کرتا ہے تو اس سے مشتعل نہیں ہونا چاہیئے۔ وہ شخص جس کا گناہ کرتا ہے، اس سے وہ ضرور سزا پائے گا۔ اگر کوئی شخص میری دھرم پستک کے اوراق پھاڑ کر میرے سامنے پاؤں تلے روندتا ہے، تو مجھے یہی سمجھنا چاہیئے، کہ اس کا ایسا کرنا اس کی بے عقلی ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اس کی قیمت کیا ہے۔ آخر بچہ بھی جسے نہیں معلوم کہ ہیرا کس قیمت کا ہے بے سمجھی میں اسے کیچڑ میں پھینک دیتا ہے۔ پھر اسے اس کی نادانی کی یہ سزا کیوں دی جائے۔ کہ پستول یا چھرا لیکر اس کی جان مار دی جائے۔ اگر مَیں اس کتاب کو پرماتما کا گیان مانتا ہوں، تو یہ توہین میری نہیں میرے پرماتما کی ہے۔ وہ مجھ سے بڑا ہے۔ اس کی ہر جگہ موجودگی کا مَیں قائل بھی ہوں۔ پھر مجھے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا حق ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے مجرم کو سزا دینے کیلئے ہاتھ اٹھاؤں۔ خاصکر ایسی حالت میں جبکہ مجھے معلوم ہے کہ اس دھرم پستک کی وہی ایک کاپی نہیں، جس کے ضائع ہو جانے سے دُنیا پرماتما کے گیان سے محروم ہو جائیگی۔ کیا انسان کی زندگی ختم کرنے کے بعد اسے دوبارہ زندہ کیا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ لیکن ایک کتاب کے ضائع ہونے کے بعد دوسری کی مدد سے اس جیسی سینکڑوں نہیں ہزاروں کتابیں اور تیار ہو سکتی ہیں۔ بے شک کتبِ مقدسہ یا پیشوایانِ مذاہب کی توہین سے جذبات کو ٹھیس پہونچتی ہے۔ اگر کوئی شخص اتنا فراخ دل نہیں ہو سکتا کہ اس کے گناہ کی سزا مالک کے انصاف پر چھوڑ دے، تو اس کے لئے لازم ہے، کہ خود انصاف کو ہاتھ میں نہ لے، بلکہ اُسے قانونِ وقت کے سپرد کر دے۔ انسان کا خون بہانا کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اس لئے کہ جس چیز کو تم بنا نہیں سکتے، اُسے مٹا دینے کا حق بھی تمہیں نہیں۔ یہ حق صرف اسی کا ہے، جو اسے مٹا بھی سکتا ہے، اور بنا بھی سکتا ہے۔

(۴) عبادتگاہیں بھی ہر مذہب کی الگ الگ ہیں۔ اور جس کسی کو اپنے مذہب یا عقیدہ کے مطابق جس عبادتگاہ میں جانا پسند ہو وہ جائے۔ اس لحاظ سے وہ سب یکساں ہیں، کہ مالک ذیشان ان میں موجود ہے۔ ہاں یہ کسی انسان کی کمزوری یا مقدور کی بات ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہ کو ایک چھوٹی سی کٹیا کے روپ میں بنائے یا ایک عالیشان مندر کے روپ میں۔ حقیقت میں سچی عبادت انسان کے دل کے مندر میں موجود پرماتما کی ہونی چاہیئے۔ خدا کے بنائے ہوئے انسان جیتے جاگتے اور چلتے پھرتے عبادت خانے ہیں۔ ان کو ایذا پہونچانا یا مارنا یقیناً خدا کے عبادت خانوں کی توہین ہے۔ خدا نے اپنی زبان سے کبھی نہیں کہا، کہ مَیں مسجد میں ہوں مندر میں نہیں ہوں۔ یا مندر میں ہوں مسجد میں نہیں ہوں۔ یا گرجا میں ہوں گوردوارہ میں نہیں ہوں۔ پھر گرجا سے نفرت مسجد سے محبت یا مندر سے عقیدت کیوں؟ سب یکساں خدا کے گھر، مل بیٹھنے اور نیک کام کرنے کے مقام ہیں۔ ان کی بے حرمتی کبھی نہیں کرنی چاہیئے۔

(۵) جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اگر خدا نے کوئی خاص مذہب انسان کو دیا ہوتا، تو وہ اس کو پیدا ہی با مذہب انسان کے روپ میں کرتا۔ اور کوئی بھی لامذہب نہ ہوتا۔ ہندو کے بیٹے کے سر پر چوٹی ہوتی، اور مسلمان بچہ کے ختنے ہوئے ہوتے۔ لیکن یہ بات نہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ یا بب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذاہب سچے ہیں اور یا سب ہی جھوٹے۔ لیکن چونکہ مذہب ایک روشنی ہے، جو انسان کی ہر منزل پر اور زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتی ہے، اس لئے اس کی ضرورت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اور ضرورتِ مذہب ہی اس کی سچائی کا بیّن ثبوت ہے۔ اس لئے ماننا پڑے گا، کہ مذہب سچا ہے۔ میرا بھی اور آپ کا بھی۔ سب کا۔ اس لئے مجھے کوئی حق نہیں کہ آپ کے مذہب کی بدگوئی کروں، اور اپنے مذہب کی بے جا تعریف۔ ہاں یہ مجھے چاہیئے، کہ آپ کے پاس جو اچھی باتیں ہیں، وہ مَیں لے لوں، اور میرے پاس جو اچھی باتیں وہ آپ کو دے دوں۔ اگر آپ دینا چاہیں اور مَیں لینا چاہوں۔

اس تمہید کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ آپ فراخ دلی سے آریہ سماج کے پیغام کو سن سکیں گے۔ اب مَیں یہ بتاتا ہوں، کہ ویدک دھرم ایک انسان کو دوسرے انسان سے کس قسم کے سلوک کی ہدایت کرتا ہے۔ وید میں منش (انسان) کو "امرت پتر" کہا گیا ہے۔ "امرت" اس چیز کو کہتے ہیں، جسے موت پر فتح حاصل ہے۔ اس سے کوئی شخص نفرت نہیں کر سکتا۔ پھر وید نے "گئو" اور "اشو" (گھوڑے)، کو "اگھنیا" کہا ہے۔ اگھنیا کے معنے ہیں "ناقابلِ قتل"۔ جب گئو اور اشو ہی میرے مذہب میں ناقابلِ قتل ہیں۔ تو انسان جسے ایشور نے امرت پتر کہا ہے کیسے قابلِ قتل ہو سکتا ہے۔ ایشور نے منشوں کو ہدایت کی ہے، کہ:-

"تمہاری چال یعنی تمہارے اعمال اور تمام طریقے نیک نیز ایک سے یا مساوات پر مبنی ہوں۔ تمہاری گفتار یعنی تحریر و تقریر سچی اور اختلافات سے بالاتر ہو۔ اور تمہارے دل سچے علم سے روشن رہیں۔ تعصب، طرفداری اور جہالت سے پاک لوگوں کی تقلید کرتے ہوئے تم سچے گیان کے نزدیک ہوتے جاؤ۔" (رگوید اَشٹک ۸ ادھیائے ۸ ورگ ۴۹ منتر ۲)

اس منتر میں پرماتما نے سب انسانوں کو ایک جیسے بنایا ہے۔ عالمگیر مساوات و اتحاد کا یہ شاندار اپدیش ہے۔ اگر انسان سب برابر ہیں، تو ایک انسان جو خود کو قتل کرنا یا قتل ہوتے ہوئے دیکھنا پسند نہیں کرتا، کیسے ایک دوسرے انسان کو جو اس جیسا ہی ہے قتل کرنے کی مذموم حرکت کر سکتا ہے۔

اس سے اگلے منتر میں پھر کہا ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"تمہارے منتر یعنی وچار ایک سے ہوں۔ یعنی تم سچے علم کو ہی حاصل کرو۔ سب کچھ دیکھو اور سُنو۔ مگر قبول حق کو ہی کرو۔ تمہارے اندر اختلافات نہ ہوں۔ تمہارے من اور چت یعنی سوچنے اور علم کا احساس کرنے والی طاقتیں ایک سی ہوں۔ بالفاظِ دیگر تمہارے خیالات تمہاری خواہشات تمہاری یاد داشتیں یا سنسکار سب نیک اور باہم مطابق ہوں۔ میری یہی اشیرواد یا آگیا ہے کہ تمہارے دل اور عمل میں مطابقت ہو۔ تم باہمی تعلقات میں سچائی اور مساوات کو مقدم سمجھو۔ حق کے ساتھ تم رہو اور تمہارے ساتھ سچائی رہے۔"

اس طرح کتنے ہی منتروں میں مختلف پیرایوں سے انسانی جماعت کو مساوات اور عالمگیر اتحاد کا خیال دلایا گیا ہے۔ گویا نہ صرف اصولِ اتحاد واضح کیا ہے، بلکہ اس کا صحیح طریق بھی بتا دیا ہے، جو یہ ہے، کہ انسانوں کی رفتار اور گفتار ایک ہو۔ یعنی قول اور فعل ایک ہوں۔ لیکن ان دونوں میں مطابقت تبھی ہو سکتی ہے، جب دلوں میں میل ہو۔ اور اس میل کا انحصار ہے ایک ہی قسم کے خیالات و خواہشات یا تعلیم اور تربیت پر۔ گھر میں اگر بیوی اور خاوند کا آرام و راحت سے گذر ہو سکتا ہے تو ان کے دلوں کے ملنے سے۔ اس شخصی اور محدود تعلق سے گذر کر جب انسانی جماعت کے ہر فرد کا وسیع تعلق زیر بحث آتا ہے تو بھی اسی ذریعہ اتحاد پر کل انسانی جماعت کو متحد کیا جاتا ہے۔

یجر وید ادھیائے ۳ منتر ۱۸ میں عملی زاویہ نگاہ پیش کیا گیا ہے۔ انسان دعا کرتا ہے، کہ:-

"ہے پرمیشور! ایسی کرپا کرو کہ ہم باہمی عداوت اور تعصبات سے پاک ہو کر محبت اور دوستی کا برتاؤ کریں۔ سب پرانی مجھے اپنا متر جانیں اور میں سب پرانیوں کو اپنا دوست جانوں۔ ہمارا نفع نقصان دکھ سکھ سب ایک ہو جاوے۔"

دلوں کے ملانے میں یہی زاویہ نگاہ مدِنظر ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ یگانگت رُونما کیسے ہو؟ مختلف خیال اور حال والے لوگوں کے جُدا جُدا دلوں کے منکے کس طرح ایک ہی دھاگے میں پروئے جاویں۔ اس کا جواب اتھر وید (۱۳-۴-۱۰) میں دیا گیا ہے:-

"گو انسانی دل جُدا جُدا یا باہم مختلف ہیں، تاہم سب کو دھارن کرنے والا پرمیشور تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اختلافات سے بالاتر ہے۔ وہی ایک ہے ایک ہی ہے یقیناً ایک ہی ہے۔ اس کی قدرت میں سب دیوتا ایک ورت (ایک ہی حالت میں قائم) ہو سکتے ہیں "

گویا وید ڈھارس بندھاتا ہے، کہ باہمی نفاق کی وجہ سے مایوس ہونا ٹھیک نہیں۔ کیونکہ قادر مطلق خدا سب دلوں اور روحوں میں موجود ہے۔ اور اس میں اس کا سچا علم تمام کو متحد کر سکتا یا بکھرے موتیوں کو ایک ہی رشتۂ اتحاد میں پرو سکتا ہے۔

اپنی عالمانہ تصنیف ستیارتھ پرکاش کے خاتمہ پر رشی دیانند لکھتے ہیں:۔

"اس بات (اہلِ مذاہب کے باہمی دشمنی پھیلانے) کی تردید اور کامل سچائی کے پرچار سب کو طریق یگانگت پر لا کر دشمنی چھڑا کر آپس میں مستحکم محبت سے بہرہ مند کرا کر سب کے سب کو آرام پہونچانے کے لئے میری کوشش اور میرا مدعا ہے "

رشی نے مذہب (دھرم) کو خدا کی امانت بتایا ہے، اور اس کی تعریف یہ کی ہے کہ:۔

"بے رُورعایت انصاف کا رویہ راستگوئی وغیرہ اوصاف سے موصوف ایشور کے احکام ویدوں کے مطابق ہی دھرم ہے"

اپنی رائے یا کسی اور مت کو قابلِ قبول نہیں بتایا۔ اپنے ملک کی طرفداری کی نہ آریہ سماج کو آریوں کی ترقی کے لئے بنایا بلکہ ایک خاص اصول "سارے سنسار کا اپکار کرنا آریہ سماج کا مکھیہ ادیش ہے" (آریہ سماج کا چھٹا اصول) قرار دیا۔ اس طرح انسانی جماعت کی ترقی و بہبود میں ہی اپنی بہتری سمجھنے کے لئے ایک اور اصول بنایا۔ "اپنی ہی اُنتی (ترقی) میں سنتشٹ نہ رہنا چاہیئے بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیئے" (آریہ سماج کا ۹ واں اصول)

ستیارتھ پرکاش کے دیباچہ میں آپ نے اپنی پوزیشن کو ان الفاظ میں واضح کیا ہے:۔

"گو میں ملک آریہ ورت میں پیدا ہوا۔ اور اسی میں رہتا ہوں۔ مگر جس طرح کہ یہاں کے مختلف فرقوں کی جھوٹی طرفداری نہ کرکے جوں کا توں ظاہر کر دیتا ہوں۔ ویسے ہی دوسرے ملک والوں یا مذہب پھیلانے والوں کے ساتھ بہبودی عام کے متعلق برتتا ہوں ویسا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہی غیر ملک والوں کے ساتھ بھی۔ ایسا ہی سب حق پسند لوگوں کا حق ہے۔ کیونکہ اگر میں بھی کسی ایک مت (مذہب) کا طرفدار ہوتا، تو جیسے آجکل اپنے اپنے مت کی تعریف تائید اور اشاعت کرتے ہیں اور دوسرے مذاہب کی برائی کر کے اس کو نقصان پہنچاتے اور اس کی مزاحمت کرانے پر تیار رہوتے ہیں۔ ویسا ہی میں بھی کرتا۔ لیکن ایسی باتیں انسانیت سے بعید ہے "

واضح ہے، کہ ویدک فرمان کے مطابق آریہ سماج کے بانی رشی دیانند نے فرقہ وارانہ اختلافات کو مٹانا اور بنی نوع انسان کو حق پر متحد کرنا ہی اپنی زندگی کا مقصد سمجھا۔ اور اس مقصد کے حصول کیلئے آریہ سماج کو قائم کیا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ عوام نے آریہ سماج کو غلط سمجھا ہو یا اس کے متعلق غلط فہمیاں پھیلائی گئی ہوں۔ یا وقتی رہنماؤں نے غلط رہنمائی کی ہو۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ رشی دیانند نے انسان کو انسان۔ ایک ایسا انسان جو دوسرے کو بھائی سمجھے۔ ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں برابر کا شریک ہونا بنانا چاہا۔ اور ہندوستان میں جو مذہبی جھگڑے اور تفرقے پائے جاتے ہیں، ان کو ختم کر کے ایک مستقل اتحاد کی بنیاد رکھنا چاہی۔ نہ صرف خواہش کی، بلکہ عملی کوشش بھی۔ چنانچہ دہلی دربار کے موقعہ پر سرسید احمد خان، نوین چندر رائے۔ کیشو چندر سین۔ اندرمن۔ منشی کنہیا لال چنتامنی بابو ہریش چندر کو لالہ شنیو مل کے باغ میں مدعو کر کے فرقہ وارانہ اتحاد کے مسئلہ پر گفتگو کی۔ لیکن افسوس کہ ان کی یہ نیک کوشش کامیاب نہ ہو سکی؛

---



# نماز مترجم

۲۴ صفحوں میں نہایت خوبصورت ٹائٹل کے ساتھ شائع کی گئی ہے۔ جس میں نماز پنجگانہ۔ نماز عیدین۔ نماز جنازہ نماز کسوف خسوف وغیرہ اور دیگر دعائیں درج ہیں قیمت صرف ایک آنہ۔ ایک روپیہ میں بیس نسخے علاوہ محصولڈاک۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر مکتبہ احمدیہ۔ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہم کہاں متحد ہو سکتے ہیں؟

(از جناب سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر "شیر پنجاب" لاہور)

مَیں خدا پرست ہوں۔ میرا مذہب و مسلک خدا پرستی ہے۔ ہر خدا پرست میرا ہم مذہب و ہم مسلک ہے۔ جو خدا کی توحید پر ایمان لایا جس نے خدا کی عبادت کی، جو خدا سے ڈرتا، اور گناہوں سے بچتا رہا خواہ وہ کوئی ہے، مَیں اس کی صدق دل سے عزت کرتا ہوں۔ باقی عقائد میں اختلاف کے باوجود جو اس نقطہ پر مجھ سے ملتا ہے، میرا ہم عقیدہ ہے۔

یہ میرا مذہب ہے۔ اور یہی میرے آقا و مولا گورو نانک دیو کا مذہب ہے۔ آپ سے پوچھا گیا، کہ ہندو بڑا ہے یا مسلمان؟ حضور نے فرمایا، جس کے اعمال اچھے ہیں۔ یعنی جو خدا کو مانتا اور خدا سے ڈرتا ہے، وہ بڑا ہے۔ حضور سے پوچھا گیا۔ کہ عرب کی زمین مقدس ہے یا ہندوستان کی۔ حضور نے فرمایا، کہ ساری زمین میرے رب کی بنائی ہوئی اور مقدس ہے۔ جہاں خدا نہیں وہ جگہ ناپاک ہے۔ پوچھا گیا پلید اور کافر کون ہے؟ حضور نے فرمایا۔ جسے خدا کے سوا کسی اَور نے پیدا کیا۔ یعنی جس کا رب خدا نہیں ہے۔ گورو نانک دیو نے شیخ محمد ابراہیم لودھی کے مرشد کے ایک اعتراض کے جواب میں فرمایا، کہ:۔

"تیرے ایمان کی رُو سے جب آدم کا بت طیار ہوا، تو خدا نے فرشتوں کو بھی حکم دیا، کہ اسے سجدہ کریں۔ سب فرشتوں نے اس حکم کی تعمیل کی۔ مگر عزازیل نے جو معلم الملکوت تھا، اس حکم کی تعمیل سے اس بناء پر انکار کر دیا، کہ وہ ناری تھا۔ اور آدم خاکی۔ یعنی اس نے اشرف المخلوقات آدم کی تحقیر کی۔ اور جتنا بلند تھا، اتنا ہی نیچے گر گیا۔ اس وقت آدم صرف آدم یعنی خدا کا بندہ تھا۔ نہ ہندو تھا نہ مسلمان اور نہ کچھ اَور۔ اللہ نے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاکی وجود کا رتبہ فرشتوں سے بھی بلند تر کر دیا۔ بلند بھی اس قدر کہ فرشتوں کو اسے سجدہ کرنا پڑے۔ اے شیخ! آدم کا پتلا اسی رب کا بنایا ہوا ہے۔ اور وہ اشرف المخلوقات ہے۔

شیطان نے آدم کو اس بناء پر سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ کہ وہ ناری تھا، اور آدم خاکی۔ اور تو مجھے اس لئے سلام کرنا کفر سمجھتا ہے، کہ تو مسلمان ہے اور میں کچھ اور۔ آدمی زادہ کی تحقیر کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ آدمی کی کسی بناء پر تحقیر کرنے والے اور اس سے نفرت کرنے والے خدا کے باغی اور شیطان کے پیرو ہیں۔ خواہ وہ زبانی شیطان پر ہزار بار لعنت کیوں نہ بھیجتے ہوں۔ اور پانچ کی بجائے پچاس نمازیں کیوں نہ پڑھتے ہوں۔ خدا کا اوّلین حکم آدمی کی عزّت کرنا ہے۔" ہندو بھی آدمی ہے، مسلمان بھی آدمی ہے، عیسائی بھی آدمی، آدمی کسی رنگ میں ہو، اس کی تحقیر مت کرو۔"

ہمیں فخر ہے کہ ہمارے مذہب میں مذہب کی بناء پر کسی تعصّب، منافرت یا بیگانگی کو روا نہیں رکھا گیا۔ ہمارے ہاں کڑاہ پرشاد کی تقسیم کا راز ہی مساوات و محبت میں مضمر ہے۔ گورو صاحبان کے زمانہ میں چاروں ورن کے ہندو نہ تو اکٹھے ایک ہی فرش پر بیٹھتے تھے، نہ ایک دوسرے سے چھوتے تھے، نہ ایک دوسرے کے ہاتھ سے کوئی پکی ہوئی چیز کھاتے تھے۔ اور نہ ایک ساتھ ایک ہی صف یا ایک ہی فرش پر بیٹھکر کھاتے پیتے تھے۔ مگر سکھ مذہب نے چاروں ورنوں کو سنگت میں ایک ہی فرش پر اکٹھے بیٹھنا، سنگت میں بلا لحاظ مذہب و ملّت کڑاہ پرشاد لیکر وہیں بیٹھکر کھانا اور لنگر میں چاروں ورنوں اور چاروں مذہبوں کے لوگوں کو شانہ بشانہ ایک ہی صف میں بیٹھکر کھانا سکھایا۔ گورو امرداس مہاراج نے حکم دیا۔ کہ کوئی شخص جو مجھے ملنا چاہے، پہلے لنگر میں بیٹھکر کھانا کھائے۔ اور جسے کسی آدمی کے ہاتھ سے پاک کھانا کھانے میں اعتراض ہو، وہ مجھ سے ملنے کی تکلیف نہ کرے۔ کیونکہ متکبّر لوگوں کو مجھ سے اسی طرح فیض نہ پہونچ سکے گا جس طرح اندھے کو روشنی میں نہیں پہونچ سکتا۔ گورو مہاراج کے اسی حکم کی تعمیل میں اکبر اور اس کے درباریوں نے بھی گوئیدوال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحب میں لنگر میں بیٹھکر کھانا کھایا۔ یعنی مسلمانوں سے بھی کوئی چھوا چھوت نہیں تھی۔

گورو بابا کے دربار میں اعتراض ہوا، کہ مسلمان ہمارے گوردواروں میں کیرتن کیوں کرتے ہیں۔ فرمایا "سچ جس کی زبان سے بھی نکلے سچ ہے"۔ آج بھی ہمارے سب سے بڑے مقدس مقام شری دربار صاحب امرتسر میں مسلمان ربابی کیرتن کرتے ہیں۔ ہندو راگی بھی کیرتن کرتے ہیں۔ یعنی برہمنوں اور واعظوں کا پارٹ ادا کرتے ہیں۔ خدا کی حمد و ثنا کوئی کرے، اور ڈوا در دکھ ہار کوئی کہے، ہمیں سُننے اور ماننے سے انکار نہیں۔ یہ فخر ہمیں کو ہے، کہ ہمارے بانیٔ مذہب کی وفات پر ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں نے دعویٰ کیا، کہ وہ ہم میں سے تھے۔ جسم مبارک تو کسی کو مل نہ سکا چادر ملی۔ جو نصف مسلمانوں نے دفن کر دی۔ اور نصف ہندوؤں نے اپنے طریق پر جلا دی۔ یہ مثال دنیا میں لاثانی ہے۔

ہمارے سب سے بڑے معبد شری دربار صاحب امرتسر کا سنگِ بنیاد حضرت بابا میانمیرؒ نے رکھا۔ گورو ہرگوبند سنگھ صاحب نے سری ہرگوبند پور میں مسلمانوں کے لئے ایک مسجد خود تعمیر کروا دی۔ شری گورو گوبند سنگھ مہاراج کے متعلق مسلمانوں میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔ لیکن آپ کی جماعت میں بڑے بڑے مسلمان اولیاء اور فقراء مسلمان بادشاہ کے خلاف لڑے۔ انہوں نے بڑی بڑی قربانیاں آپ کی راہ میں پیش کیں۔ آدم کے بچوں کے خلاف حضور کو کوئی تعصب نہ تھا حضور کا ارشاد ہے، کہ "ہندو، مسلمان، شیعہ، سُنّی سب آدمی ہیں۔ اور خدا کے بندے ہیں۔ ان میں کوئی امتیاز روا نہیں"۔ حضور کا فرمان ہے کہ:۔

جائے چھوٹ گئو بھرم ارکا تیہ آگے ہندو کیا ترکا

یعنی جس کے دل سے توہم جاتا رہے، اس کے نزدیک ہندو مسلمان میں کوئی فرق نہیں یعنی وہ کسی سے نفرت نہیں کرتا۔ حضور نے حکم دیا۔ کہ:۔

"میرا جو سکھ مسلمان عورت سے اس کی مرضی سے یا مرضی کے خلاف جنسی تعلقات قائم کرے گا، یا اسکی عصمت پر حملہ کریگا۔ وہ میرے پنتھ سے خارج ہو جائیگا"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس پر سکھوں نے عرض کیا کہ :-

"اے ہمارے روحانی باپ! مسلمان تو ہماری عورتوں کی آبرو کا پاس نہیں کرتے، بلکہ ان کی آبرو ریزی کر کے خوش ہوتے ہیں۔ پھر ہم پر حضور نے یہ پابندی کیوں عائد کر دی ہے؟"

ست گورو نے جواب دیا۔

"مسلمانوں پر نیکیوں کے مقابلہ میں سبقت لے جاؤ۔ بدیوں اور گناہوں میں ان کو پیچھے چھوڑ جانے کی کبھی کوشش نہ کرو۔ تم اپنے اعمال کے ذمہ دار ہو، اور مسلمان اپنے اعمال کے۔ بے گناہ ابلا استریوں (کمزور عورتوں) بچوں اور بوڑھوں پر، جو میدان سے بھاگ جائیں ان پر، اور جو نہ لڑنا چاہیں اُن پر، اور جو ہتھیار رکھدیں ان پر وار مت کرو۔ ابلا استری پر خواہ وہ دشمن کی ہو، حملہ کرنا یا اس کی آبرو ریزی کا تصوّر بھی کرنا مردوں کا کام نہیں۔ اور جو ایسا کرے گا، وہ میری اُمّت سے خود بخود نکل جائے گا"

جس وقت سرہند میں ہمارے خداوند کے دو خورد سال بچوں کی شہادت کے دردناک سانحہ کی اطلاع مالوہ میں حضور کو ملی، تو ایک جوشیلے سکھ نے غصّہ میں آکر کہا، کہ مَیں ان دو معصوم صاحبزادوں کے بدلے بیس ہزار مسلمان بچّوں کے گلے کاٹنے کا عہد کرتا ہوں۔ ستگورو نے جلال میں آکر فرمایا۔ کہ :-

"تو ناظم سرہند سے دس ہزار گنا زیادہ ظالم اور گناہگار ہوگا۔ قصور کس کا ہے، اور تو سزا کسے دے گا۔ تو معصوموں کے گلے کاٹ کر مرد اور سنگھ کہلائے گا؟"

یہ کہکر ستگورو نے اس سکھ کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہ انتہائی ناراضگی کی علامت تھی۔ سکھ کانپ اُٹھا۔ اس نے ستگورو کے قدم پکڑ لیے اور رو کر اپنی تقصیر کی معافی مانگی۔

سکھ مذہب میں بابا فرید (مسلمان)، بھگت کبیر (مسلمان جولاہا)، بھگت رَیداس (چمار) بھگت نامدیو (چھیمبا)، بھگت سدھنا (قصاب)، وغیرہ مختلف مذاہب کے بھگتوں کو نہایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلند پوزیشن حاصل ہے۔ گورو بانی کے دوسرے درجہ پر ان کی بانی سمجھی جاتی ہے۔

اب بھی دربار صاحب کے چاروں سمت چار دروازے ہیں۔ جو چاروں مذہبوں، چاروں ورنوں اور چاروں سمتوں کے انسانوں پر کھلے ہیں۔ ہر شخص خدا کے اس گھر میں داخل ہو سکتا ہے۔ وہاں کسی سے حقارت، نفرت یا بیگانگی روا نہیں رکھی جاتی۔ سکھ مذہب کے پانچ بنیادی اصول ہیں۔ توحید، محبت، مساوات، اخلاق اور اتفاق۔ یعنی ہم اپنے عقائد پر قائم رہتے ہوئے بھی دوسروں سے اتفاق کر سکتے ہیں۔ ہمیں غیر سکھوں کے لئے دعا کرنے کی ممانعت نہیں۔ ان کا بھلا چاہنے کی ممانعت نہیں۔ کسی کا جنازہ اٹھانے کی ممانعت نہیں۔ کسی کی تیمارداری کی ممانعت نہیں۔ بلکہ ہر سکھ دونوں وقت اپنے خدا سے دعا مانگتا ہے کہ:-

تیرے بھانے سربت کا بھلا

یعنی تیری رضا ایسی ہو، کہ تمام عالم کا بھلا ہو۔ ہمیں ممانعت ہے تو خدا سے کسی کا بُرا مانگنے اور بُرا چاہنے کی۔ کسی مُردہ کی توہین کرنے کی۔ کسی مُردہ کی روح کے لئے بددعا مانگنے کی۔ ہم تو اپنے دشمنوں کے لئے بھی اپنے کردگار سے دعا مانگتے ہیں، کہ "اے ہمارے خدا! تو ان کو سومت نیکی کی طرف لے جانے والی عقل بخش۔"

ہمارا مذہب دوسروں کی دل آزاری، توہین اور ان کے جذبات کی پامالی کو گناہ قرار دیتا ہے۔ شری گورو گرنتھ صاحب کی تعلیم ہے:-

یک پھیکا نہ گالائے سبھنا میں سچّا دھنی

ھیاؤ نہ کیہی ٹھاہہ مانک سبھ امولوے

ایک تلخ بات مت کہہ۔ سب میں وہ سچا خدا ہے۔ کسی کا دل نہ توڑ کہ یہ تمام مانک یعنی گوہر بے بہا ہیں۔

سبھنا من مانک ٹھاہن مول مچانگواں

جے توں ہر باری سک ہیاؤ نہ ٹھاہی کہیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"سب کے دل موتی ہیں۔ ان کو توڑنا بہت بُرا ہے۔ اگر تجھے اپنے محبوب خدا سے محبت ہے، تو کسی کا دل نہ دکھانا"۔

سیاست کے ساتھ ملنے سے مذہب بدنام ہو گیا ہے۔ سیاست کی نسبت یورپین حکماء کا فتویٰ ہے۔ کہ "یہ حرامزادوں کا کھیل ہے"۔ سب سیاستدانوں کی نسبت تو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن اس حقیقت سے انکار کرنا مشکل ہے، کہ سیاستدانوں نے اپنی سیاسی اغراض کیلئے مذہب کو فتنہ و فساد اور جدال و قتال کے میدان گرم کرنے کے لئے استعمال کیا۔ پہلے چالاک لوگ مذہب کو آڑ بنا کر دوسروں کی آزادیوں، مالوں اور جانوں پر ڈاکے ڈالتے تھے۔ پھر قومیت نسل اور رنگ کو اپنی اغراض کیلئے آڑ بنایا گیا۔ اور جب یہ لوگ مذہب اور قوم کو اپنی سیاہ کاریوں سے بدنام کر چکے، تو اب نئے نظام کے بہانے آدمیوں کو آدمیوں سے لڑا رہے ہیں۔ تمام دنیا میں فتنہ و فساد اور قتل و غارت کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اور آدم کے بچے اس کے ایندھن بنے ہوئے ہیں۔ یہ مادہ پرستی اور حکومت کی ہوس کا لازمی نتیجہ ہے۔ اس جنگ سے ثابت ہو گیا ہے، کہ مذہب پر نفاق انگیزی کا الزام دھرنے والے لامذہب، بے دین اور ملحد لوگ جھوٹے تھے۔ ورنہ آج جیسی خوفناک و خونریز جنگیں ہماری تاریخ میں کبھی نہیں لڑی گئیں۔ یہ کس مذہب کے نام پر لڑی جا رہی ہیں۔ کونسا مذہب آسمان سے بمب گرا کر غیر مصافی بچوں، بوڑھوں اور بیچاروں کو اڑا دینے کی تعلیم دیتا ہے۔ کونسا مذہب دوسروں کی آزادیاں سلب کرنے دوسروں کی جائدادوں کو تباہ کرنے اور دوسروں کے مالوں پر قبضہ کرنے کی تعلیم دیتا ہے؟ کوئی نہیں!

پہلے بھی مذہب کے نام پر لامذہب اور بے دین لوگ ہی انسانوں کو اپنی اغراض کے لئے تختۂ مشقِ جور و ستم بناتے اور باہم لڑاتے تھے۔ آج بھی لامذہب اور بے دین لوگ نئے نظام کے بہانے انسانی جماعت کو باہم لڑا لڑا کر تباہ کر رہے ہیں۔

مذہب امرت ہے، جو مُردوں میں جان ڈال دیتا ہے، جو بیگانوں کو یگانے بنا دیتا ہے۔ جو انسانوں کو انصاف پسند، نیک اور اخلاقی طور پر بلند بناتا ہے۔ اگر دنیا خدا کے نقطہ پر متحد ہو جائے،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر فروعات کو بالائے طاق رکھکر خدا پرست ایک دوسرے کو ہماری طرح اپنا ہم مشرب سمجھکر پیار کرنے لگ جائیں۔ اور اخلاق و انصاف کا ایک مشترکہ و عالمگیر اصول قائم ہو جائے، تو تمام جھگڑے مٹ سکتے ہیں۔ انسانوں کی طبیعتوں میں، مذاق میں، مزاجوں میں اور رجحانوں میں جو اختلافات پائے جاتے ہیں وہ ضرور رہیں گے۔ انہیں مٹانا ناممکن ہے۔ یہ ممکن نہیں کہ سو فیصدی لوگ کسی ایک عقیدہ ایک مذہب اور ایک خیال پر متفق و متحد ہو جائیں۔ لہذا اس ناممکن الحصول مقصد کیلئے حیوانی طاقت یا تشدد کا استعمال صرف بے سود ہی نہیں، بلکہ گناہ بے لذّت ہے۔ ہمارے لئے اگر ہم امن و آرام سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں، اس کے سوا کوئی چارہ نہیں، کہ ہم عقیدہ، مذہب اور خیالات کے اختلافات کو برداشت کریں۔ ہر شخص کو ضمیر اور دماغ کی آزادی ہونی چاہیئے۔ اور ہر شخص کو دوسروں کے مذہبی جذبات کا احترام کرنا چاہیئے۔ مَیں چاہتا ہوں، کہ مجھ سے انصاف ہو، تو مجھے دوسروں سے بھی انصاف کرنا چاہیئے۔ جو چیز مَیں اپنے لئے پسند نہیں کرتا، وہ مجھے دوسروں کے لئے بھی پسند نہیں کرنی چاہیئے۔ جس طرح مذہب اسلام ایک ہے مگر مسلمانوں کے ۷۳ فرقے ہیں، اسی طرح خدا پرستی بھی لامذہب ایک ہے۔ مگر خدا پرستوں کے فرقے بہت ہیں۔ اگر بندوں کے متعلق عقائد کے اختلافات درمیان سے اُٹھ جائیں، تو سب خدا پرست ایک دوسرے کو ہم مذہب نظر آنے لگیں۔ بندوں کے متعلق عقائد کے اختلافات رہیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ صرف عقل سے کام لینے اور خیالات کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ میرا باپ میرے دوست کا باپ نہیں۔ بلکہ اس کا باپ ایک اور شخص ہے۔ میرا استاد میرے دوست کا بھی استاد نہیں بلکہ اس کا استاد ایک مختلف شخص ہے۔ اس بناء پر میرا اس دوست سے کوئی جھگڑا نہیں۔ میرے لئے اتنا ہی ضروری ہے، کہ مَیں اپنے دوست کے باپ اور استاد کی عزّت کروں۔ اگر والدین اور استاد الگ الگ ہونے کے باعث میرا اپنے دوست سے کوئی جھگڑا نہیں، تو روحانی استاد یعنی نبی پیغمبر یا گورو بھی اگر ہمارا ایک نہیں تو مجھے اپنے دوست سے کیوں جھگڑنا چاہیئے۔ اس اختلاف کو ناگوار نہ ہونے دینے کے لئے ضروری ہے، کہ جس طرح مَیں اس کے ماں باپ کی محض اس بناء پر کہ وہ میرے دوست کے ماں باپ ہیں، اپنے بزرگوں کی طرح عزّت کرتا ہوں، اسی طرح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اپنے دوست یا ہمسایہ کے روحانی استادوں پیغمبروں اوتاروں یا نبیوں کی غیر مشروط طور پر عزت کروں۔ غرضیکہ بانیان مذاہب کے متعلق عقائد میں اختلافات کے باوجود تمام خدا پرست ہم مذہب ہیں۔ سکھوں کا مذہب تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ:۔

سکل متانت کیول ہری نام

یعنی تمام مذاہب خدا پرستی میں آجاتے ہیں۔

سکل دھرم میں سریشٹ دھرم

ہر کو نام جپ نرمل کرم

تمام مذاہب میں بزرگ ترین اور افضل ترین مذہب خدا کی عبادت کرنا اور اعمال صالح بجالانا ہے۔ اگر اس مذہب کو ہی جو قرآن میں حضرت ابراہیم کا بیان کیا گیا ہے، تمام نبیوں، پیغمبروں، اوتاروں اور گوروؤں کے لئے کسوٹی قرار دیا جائے۔ تو سارے جھگڑے مٹ سکتے ہیں۔

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَّلَا نَصْرَانِيًّا وَّلٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا ۖ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ (آل عمران - ۷)

یعنی نہ تو ابراہیمؑ یہودی تھے، نہ نصرانی، بلکہ ایک بندہ فرمانبردار تھے۔ اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

یہی رامؑ کا مذہب تھا، یہی کرشنؑ کا مذہب تھا، یہی مسیحؑ کا مذہب تھا، یہی محمدؐ کا مذہب تھا۔ یہی گورو نانکؒ کا مذہب تھا۔ اور یہی جو گورو نانک دیو کے بعد گورو آئے ان کا مذہب تھا۔ اور یہی تمام سکھوں کا مذہب ہے۔ ہر سکھ بشرطیکہ وہ درحقیقت سکھ ہے، خدا کا بندہ فرمانبردار ہے اور مشرکوں میں سے نہیں ہے۔ ہر سکھ اس امر کی گواہی دیتا ہے، کہ خدا ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور یہی وہ نقطہ ہے جس پر تمام دنیا کے خدا پرستوں کو متحد کرنے کے لئے گورو نانک دیو کا اوتار ہوا۔ اگر خدا کی توحید کے نقطہ پر ہم متحد ہو کر تمام قوموں کے لئے انصاف کا ایک عالمگیر فارمولا تسلیم کر لیں، تو اس قسم کی ہولناک جنگوں کا جو آج ہمارے کرۂ ارض پر لڑی جا رہی ہیں، ہمیشہ کیلئے خاتمہ ہو سکتا ہے، اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فتنہ و فساد کی وہ آگ جو آج ساری دنیا میں شعلہ زن ہے، بجھ سکتی ہے۔ یہ آگ تیل سے نہیں بجھائی جا سکے گی، اسے پانی سے بجھاؤ۔ اور پانی وہ تعلیم ہے جو گورو نانک دیو نے دی۔

مَیں سکھ مذہب کی طرف سے تمام دنیا کے خدا پرستوں کو دعوت دیتا ہوں، کہ آؤ! خدا کے عقیدہ پر ہم متحد ہو جائیں۔ تمام ان بڑے لوگوں کی جنہوں نے وقتاً فوقتاً خدا کی راہ پر بندگانِ خدا کی رہنمائی کی، عزت کریں۔ دوسروں کے جذبات کا احترام کریں۔ خدا سے ڈریں، اور اختلافِ عقیدہ کی بنا پر لوگوں کو دُکھ نہ دیں۔ یہی صراطِ مستقیم ہے ؎

بترس از خدا و میازار کس
رہِ رستگاری ہمیں است و بس

---

# اِسلامی اخلاق

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پانچ سو احادیث کا اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ یہ اخلاقی، علمی اور عملی اسباق کا بے نظیر مجموعہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے آپ اسلام اور بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی کے ہر خدوخال سے واقف ہو سکیں گے۔ اور آپ کو یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ دُنیا کے اس عظیم الشان مصلح نے کس طرح اپنے پاکیزہ اقوال سے انقلاب پیدا کیا۔ قادیان کے لڑکوں اور لڑکیوں کی درسگاہوں میں یہ کتاب بطور نصاب داخل ہے۔ کیونکہ بچوں کے لئے یہ نہایت مفید ہے۔ ضخامت دو سو صفحہ۔ کاغذ، کتابت اور طباعت نہایت عمدہ۔ قیمت فی نسخہ ۶؍ تین نسخوں کی قیمت ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# مسیحیت اور نوع انسانی سے محبت

(از جناب ریورنڈ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔اے)

مسیحیت کا بنیادی اصول یہ ہے، کہ خدا ایک ہے اور اس وحدہٗ لاشریک خدا کی ذات محبت ہے۔ (۱۔یوحنا ۴/۸ - ۴/۱۶ - یوحنا ۱۴/۲۳ - ۱کر ۱۳/۱۱ - ۲تسلنیقی ۲/۱۶ وغیرہ) خدا کی تمام صفات اس کی ذات یعنی محبت کی صفات ہیں، جو ہم پر خدا کی محبت کو ظاہر کرتی ہیں۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں کہ خدا ابدی قادر اور قوی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ الٰہی محبت لازوال ہے۔ اور اس کا دستِ قدرت بدترین گنہگار کو بچانے پر قادر ہے (روم ۵/۸ - ۱یوحنا ۱/۹) اگر خدا عظیم رفیع اور عالی ہے، تو مسیحی تعلیم کے مطابق اس کا مطلب یہ ہے، کہ اس الٰہی محبت کی رفعت اور عظمت انسانی قیاس و تخیل سے برتر اور بالا ہے۔ (افسی ۳/۱۹)

یہ خدا جس کی ذات محبت ہے، ہمارا آسمانی باپ ہے (متی ۷/۱۱ - لوقا ۱۱/۱۳ - روم ۸/۱۵ - ۱کر ۵/۶ - گلتی ۴/۴ - افسی ۴/۶ - ۱یوحنا ۳/۱ وغیرہ) الٰہی محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے، کہ نسل انسانی ہلاک نہ ہو، بلکہ بچے کی طرح تربیت پاکر ابدی زندگی حاصل کرے۔ (۱یوحنا ۳/۱۶ - افسی ۲/۴ - ۳/۱۲ - ۲تمطا ۱/۷ وغیرہ) اس بے قیاس محبت کا نتیجہ یہ ہے، کہ ہم خدا کے فضل سے توفیق حاصل کرکے گناہ کی غلامی سے چھٹکارا پاتے ہیں (متی ۱۱/۲۸ - یوحنا ۱/۱۶-۱۷ - ۴/۱۴ - ۷/۳۷ - روم ۳/۲۴ - ۵/۲۰ - ۱۵/۱۰ - ۲کر ۹/۸ - گلتی ۲/۲۱ - افسی ۱/۷ - ۲/۷ - ۱تمطا ۱/۱۴ - ۲تمطا ۱/۹ - ۲/۱ وغیرہ) اور "قدرت اور محبت اور تربیت کی روح" (۲تمطا ۱/۷) حاصل کرکے خدا کے "فضل کے تخت کے پاس دلیری سے آتے ہیں (عبر ۴/۱۶)، کیونکہ "ہمیں جو خدا کے سامنے دلیری ہے اس کا سبب محبت ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**اخوتِ انسانی** چونکہ خدا کل بنی نوع انسان کا باپ ہے، لہذا مسیحیت یہ تعلیم دیتی ہے، کہ کل بنی نوع انسان بغیر کسی قسم کی تمیز کے ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ (۱ یوحنا ۲/۱۰ - ۳/۱۱ - ۴/۷ وغیرہ) خداوند مسیح نے محبت کے اصول کو عالمگیر بنا دیا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا، اور اس نے سوال کیا، کہ سب سے بڑا اور مقدم حکم کونسا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا۔ "سن! اے اسرائیل۔ خداوند جو تیرا خدا ہے وہ اکیلا واحد خدا ہے۔ اور تو خدا سے اپنے سارے دل اور ساری جان اور اپنی ساری عقل اور اپنی ساری طاقت سے محبت رکھ۔ سب سے بڑا اور پہلا حکم یہ ہے اور دوسرا یہ ہے کہ تو کل بنی آدم سے اپنے برابر محبت رکھ۔ انہی دو احکام پر تمام شریعت اور کل صحائفِ انبیاء کا مدار ہے"۔ (مرقس ۱۲/۳۰ - متی ۲۲/۳۷ - لوقا ۱۰/۲۷) پس خداوند مسیح نے اصول محبت کو حقوق اللہ اور حقوق العباد پر حاوی کر دیا۔ اور فرمایا "میرا حکم یہ ہے کہ تم ایک دوسرے سے محبت رکھو"۔ (یوحنا ۱۵/۱۲) آپ کا رسول مقدس پولوس بھی تاکیدًا فرماتا ہے "آپس کی محبت کے سوا کسی چیز میں کسی شخص کے قرضدار نہ ہو۔ کیونکہ جو دوسرے سے محبت رکھتا ہے اس نے شریعت پر پورا عمل کیا۔ کیونکہ یہ باتیں کہ زنا نہ کر۔ خون نہ کر۔ چوری نہ کر۔ لالچ نہ کر اور ان کے سوا اور جو کوئی حکم ہے ان سب کا خلاصہ اس بات میں پایا جاتا ہے کہ دیگر انسانوں کے ساتھ اپنی مانند محبت رکھ۔ محبت دوسروں سے بدی نہیں کرتی۔ اس واسطے محبت شریعت کی تکمیل ہے"۔ (روم ۱۳/۱۰) ہم بخوف طوالت انجیل جلیل کی آیات کے اقتباسات سے پرہیز کرتے ہیں لیکن جو شخص اس پاک کتاب کا سرسری مطالعہ بھی کرتا ہے، اس پر یہ ظاہر ہو جاتا ہے کہ اس کا کوئی باب ایسا نہیں جس میں اصولِ محبت کا ذکر صراحتًا یا کنایۃً موجود نہ ہو۔

**انسانی مساوات** ابوتِ خداوندی اور اخوتِ انسانی کا لازمی نتیجہ انسانی مساوات کا اصول ہے۔ چنانچہ خداوند مسیح فرماتا ہے "جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ سلوک کریں، تم بھی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک روا رکھو۔ اگر تم اپنے محبت رکھنے والوں سے ہی محبت رکھو تو تمہارا کیا احسان ہے؟ اور اگر تم صرف انہی کا بھلا کرو جو تمہارا بھلا کریں۔ تو تمہارا کیا احسان ہے؟ تم اپنے دشمنوں کے ساتھ محبت رکھو اور ان کا بھلا کرو، تب تم خدا تعالیٰ کے بیٹے ٹھہرو گے۔ کیونکہ وہ ناشکروں اور بدوں پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی مہربان ہے۔ پس جیسا تمہارا باپ رحیم ہے تم بھی رحمدل ہو۔" (لوقا ۶ باب) انجیل جلیل کا ایک ایک ورق اخوت ومساوات کے سنہری اصولوں سے مزین ہے (متی ۵ تا ۸ باب۔ ۱۸ باب۔ ۲۵ باب ۲۲/۳۴۔ یوحنا ۱۳/۳۴۔ روم ۱۲/۵۔ ۱۳/۸۔ ۱ کر ۱۳ باب۔ گلتی ۵/۱۴۔ ۱ یوحنا ۴/۷ وغیرہ) پس خدا کی محبت انسانی اخوت ومساوات انجیل جلیل کی تعلیم کی بنیادیں ہیں۔ اور محبت کا اصول عالمگیر ہے، جو سب انسانی تعلقات اور امور پر حاوی ہے۔ اور مسیحیت کا جامع اصول ہے۔ اس عالمگیر اصول محبت سے روئے زمین کے کسی طبقہ یا قبیلہ یا قوم یا نسل یا ملک کا کوئی فرد بشر مستثنیٰ نہیں کیا گیا۔ بلکہ کل بنی نوع انسان پر یہ لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ بلا امتیاز رنگ۔ نسل۔ ذات۔ درجہ۔ ملت۔ قوم وغیرہ ایک دوسرے سے "اپنے برابر" محبت رکھیں (لوقا ۱۰/۲۷) حتیٰ کہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے خون کے پیاسے دشمنوں سے بھی پیار کریں۔ کیونکہ دوست اور دشمن سب کے سب ایک ہی آسمانی باپ کے بیٹے اور ایک ہی خاندان سے متعلق ہیں۔ چنانچہ خداوند مسیح نے فرمایا ہے۔ "میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ جو تم سے عداوت رکھیں ان کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو۔ اپنی تحقیر کرنے والوں اور اپنے ستانے والوں کے لئے دعا کرو تاکہ تم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے، بیٹے ٹھہرو۔ کیونکہ وہ اپنے سورج کو نیکوں اور بدوں دونوں پر چمکاتا ہے اور راستبازوں اور ناراستوں دونوں پر مینہہ برساتا ہے۔" (متی ۵/۴۴۔ لوقا ۶/۲۷ وغیرہ) حقیقی اخوت کے لئے عفو لازمی ہے پس انجیل جلیل میں ہر قسم کے قصاص اور بدلہ کے جذبہ کی سخت ممانعت کی گئی ہے۔ انتقام کی روح کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ وہ اصول محبت کی عین ضد ہے۔ خداوند مسیح نے فرمایا ہے "تم سن چکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ اور دانت کے بدلے دانت۔ لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ شریر کا مقابلہ نہ کرنا۔ بلکہ جو کوئی تیرے داہنے گال پر طمانچہ مارے دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دے" (متی ۵/۳۸) "اگر تم آدمیوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی تم کو معاف کرے گا۔ اور اگر تم آدمیوں کے قصور معاف نہ کرو گے۔ تو تمہارا باپ بھی تمہارے گناہ معاف نہ کرے گا۔" (متی ۶/۱۴ ۱۸/۲۱۔ مرقس ۱۱/۲۵۔ لوقا ۱۷/۴ وغیرہ) خداوند مسیح نے فرمایا کہ اعمال صالح مثلاً نماز، خیرات وغیرہ معافی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور محبت کے بغیر بے معنی باتیں ہیں۔ (متی ۱۸/۲۲ وغیرہ) آپ نے اپنی زندگی اور نمونہ سے دشمنوں کو معاف کرنے کا سبق دیا حتیٰ کہ جب آپ کے خون کے پیاسے آپ کو مصلوب کر رہے تھے آپ نے جانکنی کی حالت میں ان کو دعائے خیر دی اور کہا "اے باپ! ان کو معاف کر" (لوقا ۲۳/۳۴)

**نفسِ انسانی کا احترام** اسی عالمگیر اور جامع اصولِ محبت کے ذریعہ خداوند مسیح کی تعلیم ہر طرح کی تفریق و درجہ بندی۔ باہمی مناقشت۔ مفاخرت اور منافرت اور اچھوت وغیرہ کی تمام مصنوعی اور عارضی امتیازات کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ پھینکتی ہے (گلتی ۳/۲۸) اس ایک اصول کے ذریعہ غلام اور آزاد۔ غریب اور دولتمند۔ ادنیٰ اور اعلیٰ۔ جاہل اور عالم۔ عورت اور مرد غرضیکہ ہر قسم کی تمیز و تفریق ایک ایک کر کے دنیا پر سے رخصت ہوگئی (متی ۵ تا ۷ باب۔ ۱۸ باب۔ ۲۲ باب۔ ۲۵ باب۔ مرقس ۱۲ باب لوقا ۶ و ۱۰ باب۔ یوحنّا ۱۳ اور ۱۵ باب۔ روم ۲ و ۵ و ۶ و ۸ و ۱۲ و ۱۳ باب۔ ۱کر ۱ و ۱۳ باب۔ ۲کر ۵ و ۶ باب۔ افسی ۴ و ۵ باب۔ گلتی ۴۔۵ باب۔ کلسی ۳ باب۔ ۱یوحنّا ۲ و ۳ و ۴ باب وغیرہ) نسلِ انسانی نے اس اصول محبت کی وجہ سے نفسِ انسانی کے احترام کا سبق سیکھا۔ انجیل جلیل نے دنیا پر واضح کر دیا کہ ہر فرد بشر ایک ذمہ دار اخلاقی ہستی ہے۔ جس سے خدا باپ لازوال محبت کرتا ہے اور حقیر سے حقیر انسان کی روح ایسی بے بہا ہے کہ اس کی قدر و قیمت تمام دنیا سے زیادہ ہے۔ (مرقس ۸/۳۶)

خداوند مسیح نے فرمایا "خبردار۔ ان چھوٹوں میں سے کسی کو حقیر نہ جاننا کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر ان کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا مُنہ ہر وقت دیکھتے ہیں۔ تم کیا سمجھتے ہو؟ اگر کسی آدمی کی سو بھیڑیں ہوں۔ اور ان میں سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو چھوڑ کر اور پہاڑوں پر جا کر اس بھٹکی ہوئی کو نہ ڈھونڈے گا؟ اسی طرح تمہارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ ان چھوٹوں میں سے ایک بھی ہلاک ہو" (متی ۱۸/۱۰)۔ خداوند مسیح کی نظر میں کوئی شخص بھی "عام" اور "معمولی" انسان نہ تھا۔ آپ نے فرمایا کہ بدترین انسان وہ ہے جو اپنے ہم جنسوں کو "ادنیٰ" اور "ہیچ" اور "کم مایہ" سمجھ کر ان کی خدمت نہیں کرتا۔ آپ نے فرمایا کہ حشر کے روز جب منصفِ حقیقی کے سامنے سب اقوامِ عالم جمع کی جائیں گی تو "وہ اپنی دہنی طرف والوں کو کہے گا کہ آؤ میرے باپ کے مبارک لوگو جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah
بادشاہی بنائے عالم سے تمہارے لئے تیار کی گئی ہے، اس کو میراث میں لو۔ کیونکہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا کھلایا۔ مَیں پیاسا تھا تم نے مجھے پانی پلایا۔ مَیں پردیسی تھا تم نے مجھے اپنے گھر میں اتارا۔ ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا پہنایا۔ بیمار تھا تم نے میری خبر لی۔ قید میں تھا تم میرے پاس آئے۔ تب راستباز جواب میں کہیں گے اے خداوند ہم نے تجھے کب بھوکا دیکھکر کھانا کھلایا؟ یا پیاسا دیکھکر پانی پلایا؟ ہم نے کب تجھے پردیسی دیکھکر گھر میں اتارا؟ یا ننگا دیکھکر کپڑا پہنایا؟ ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھکر تیرے پاس آئے؟ بادشاہ ان سے جواب میں کہیگا۔ کہ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ چونکہ تم نے میرے ان سب سے چھوٹے یا حقیر بھائیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ کیا تم نے اس لئے میرے ہی ساتھ کیا۔ پھر بادشاہ بائیں طرف والوں سے کہے گا کہ مَیں بھوکا تھا تم نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ پیاسا تھا تم نے مجھے پانی نہ پلایا پردیسی تھا تم نے مجھے گھر میں نہ اتارا۔ ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا۔ بیمار یا قید میں تھا تم نے میری خبر نہ لی۔ وہ بھی جواب میں کہیں گے۔ اے خداوند ہم نے کب تجھے بھوکا پیاسا یا پردیسی یا ننگا یا بیمار یا قید میں پڑا دیکھکر تیری خدمت نہ کی؟ اس وقت وہ ان کو جواب میں کہیگا۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں چونکہ تم نے ان سب سے چھوٹوں میں سے کسی ایک کے ساتھ یہ نہ کیا۔ اس لئے میرے ساتھ نہ کیا۔ میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ۔" (متی ۲۵ باب) خداوند مسیح نے حقیقی عظمت اور بڑائی کا معیار بنی نوع انسان کی خدمت قرار دیا اور فرمایا۔" اقوامِ عالم کے بادشاہ چھوٹوں پر حکومت چلاتے ہیں۔ مگر تم ایسے نہ ہونا۔ بلکہ جو تم میں بڑا ہے وہ چھوٹے کی مانند اور جو سردار ہے وہ خدمت کرنے والے کی مانند بنے۔ مَیں تمہارے درمیان خدمتگزاروں کی مانند ہوں۔" (لوقا $\frac{22}{25}$) انجیل جلیل میں مقدس پولوس کا ارشاد ہے "نہ جاتی کے باعث کچھ نہ کرو۔ بلکہ فروتنی سے ایک دوسرے کو اپنے سے بہتر سمجھے۔ ہر ایک اپنے ہی احوال پر نہیں بلکہ ہر ایک دوسروں کے احوال پر بھی نظر کرے۔ ویسا ہی مزاج رکھو جیسا مسیح یسوع کا تھا۔" (فلپی $\frac{2}{3}$) خداوند مسیح نے" ان لوگوں کی نسبت جو دولت پر بھروسا رکھتے ہیں فرمایا کہ ان کے لئے خدا کی بادشاہت میں داخل ہونا نہایت مشکل ہے۔ اُونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے نکل جانا اس سے آسان ہے کہ دولت پر بھروسا رکھنے والا خدا کی بادشاہت میں داخل ہو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(مرقس ۱۲/۴۳) محبت کا اصول خودی کے عین نقیض ہے۔ جہاں محبت ہے وہاں خود پرستی نہیں رہ سکتی کیونکہ محبت درحقیقت خود انکاری اور ایثار کا دوسرا نام ہے۔ اسی طرح طمع اور محبت ایک دوسرے سے بیگانہ ہیں۔ کیونکہ زر کی محبت اخوت و مساوات کے خلاف ہے اور خدا کی محبت کی ضد ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ انجیل جلیل میں وارد ہوا ہے، کہ "لالچ بُت پرستی کے برابر ہے" (کلسی ۳/۵) پس محبت کا عالمگیر اصول پیچیدہ اقتصادی مسائل کا حل کرتا ہے۔ اور دولتمند اور غریب۔ بڑے اور چھوٹے وغیرہ تمام امتیازات کا قلع قمع کرتا ہے اور اس بات پر اصرار کرتا ہے کہ خلقِ خدا کی خدمت ایثار اور خود انکاری سے کی جائے۔

نفسِ انسانی کے احترام کے سلسلہ میں انجیل جلیل میں بچّوں کے حقوق پر زور دیا گیا ہے۔ یہانتک کہ خداوند مسیح نے بڑوں کے سامنے بچوں کی سادگی اور خوُ خصلت کو نمونہ کے طور پر پیش کیا اور فرمایا۔ "اگر تم رجوع نہ لاؤ اور بچوں کی مانند نہ بنو تو آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ ہوگے۔ جو کوئی اپنے آپ کو بچے کی مانند چھوٹا بنائے گا وہی آسمان کی بادشاہی میں بڑا ہوگا۔ جو کوئی ان میں سے کسی کو ٹھوکر کھلاتا ہے۔ اس کے لئے یہ بہتر ہے کہ خراس کا پاٹ اس کے گلے میں لٹکایا جائے اور وہ گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔" (متی ۱۸ باب۔ لوقا ۹ باب وغیرہ)

خداوند مسیح نے اپنے عالمگیر اصولِ محبت و مساوات کا اطلاق طبقۂ نسوان پر کرکے عالم و عالمیان پر یہ واجب کردیا، کہ اس بدنصیب طبقہ کے ساتھ انسانیت۔ مساوات اور محبت کا سلوک روا رکھیں۔ (یوحنا ۴ باب۔ لوقا ۷/۳۶۔ متی ۱۹/۴۔ مرقس ۱۰ باب۔ افسی ۵ باب۔ کلسی ۳/۱۹۔ ۱ کر ۷/۳۔ ۱ تمطا ۵/۲ وغیرہ) اس باب میں انجیل جلیل کی تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ "عورت کو نازک ظرف جان کر اس کی عزت کرو۔ اور یوں سمجھو کہ تم دونوں زندگی کی نعمت کے وارث ہو" (۱ پطرس ۳/۷) خداوند کے اصولِ محبت نے طبقۂ نسوان کی حیثیت کو کلیتہً بدل دیا۔ غریب عورت کسی انسان کی جائدادِ منقولہ ہونے کی بجائے بذاتِ خود ایک مستقل ذمہ وار ہستی بن گئی اور مردوں کی طرح وہ بھی ایک ہی ایمان میں شریک اور ایک ہی وراثت کے ہم میراث ہوگئے (گلتی ۳/۲۸۔ اعمال ۱/۱۴۔ روم ۱۶/۱۔ ۱ تمطا ۳/۱۱۔ ۵/۱۴-۳) چنانچہ مقدس پولوس فرماتا ہے کہ محبت اور اخوتِ انسانی کے اصولوں کی وجہ سے "نہ کوئی یہودی رہا نہ یونانی" یعنی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسلی امتیازات کا خاتمہ ہوگیا۔" نہ کوئی غلام رہا نہ آزاد" یعنی اقتصادی امتیاز کا قلع قمع ہوگیا" نہ کوئی مرد رہا نہ عورت" یعنی طبقۂ نسواں کے ساتھ غیر مساوی سلوک مٹ گیا" کیونکہ تم سب مسیح یسوع میں ایک ہو" (گلتی ۳ : ۲۸) اس آیہ شریفہ کا یہ مطلب ہے کہ یہود کو اپنی برگزیدگی پر یونانیوں کو اپنی حکمت اور فلسفہ پر۔ آزاد انسانوں کو غلاموں کی ملکیت پر فخر نہ رہا۔ اور مرد کو عورت پر فوقیت نہ رہی۔ قومیت کی درجہ بندی حشمت اور دولت کی درجہ بندی ۔ جنسی درجہ بندی۔ غرضیکہ ہر قسم کی درجہ بندی کا استیصال ہوگیا۔ اور خداوند مسیح کے حلقہ بگوش ہو کر سب کے سب "مسیح یسوع میں ایک ہو گئے"۔

**ہندوستان پر محبت کے اصول کا اطلاق**

ہمارے وطنِ عزیز ہندوستان کی موجودہ صورتِ حالات کا واحد علاج محبت کا اصول ہے۔ ذات پات کی لعنت۔ باشندوں کی تعلیمی حالت بچوں کی کس مپرسی کا عالم۔ طبقۂ نسواں کی مظلومی اور پستی۔ لاکھوں بیواؤں اور محتاجوں کی تہی دستی۔ کروڑوں اچھوتوں کی حالتِ زار مندرجہ بالا اصولِ محبت اور صرف محبت کے وسیلے سے اصلاح پذیر ہوسکتی ہیں۔ موجودہ فرقہ دارانہ تصادم۔ اقتصادی کشمکش اور سیاسی اقتدار کے حصول کی جان توڑ کوشش کے طوق و سلاسل کی وجہ سے مادرِ وطن انواع و اقسام کے مصائب و آلام میں گرفتار ہے۔ جن سے صرف ہمہ گیر اصولِ محبت اس کو آزاد کرسکتا ہے۔ ہندوستان کے مختلف فرقوں۔ گروہوں اور ملتوں کی شیرازہ بندی صرف اصولِ محبت و اخوت و مساوات کے ذریعہ سرانجام پاسکتی ہے۔ دورِ حاضر کی سوشل برائیاں اور درجہ بندیاں نفسِ انسانی کے احترام کے اصول اور خدمت اور ایثار کے ذریعہ ہی دور ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ مذہبِ محبت کا صرف یہی کام نہیں کہ بنی نوع انسان کے سامنے محض ایک اخلاقی نصب العین پیش کرے اور مذہبی عقائد کی زبانی جمع خرچ کی تعلیم دے۔ اس کے برعکس مذہبِ محبت کے اصول نظامِ معاشرت پر بھی حاوی ہیں۔ اور انسانی زندگی کا کوئی شعبہ اس کے ہمہ گیر اقتدار سے آزاد نہیں ہوسکتا۔ مذہبِ محبت کا دستور العمل انسانی زندگی کے کل طبقوں اور شاخوں پر حاوی ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی زندگی ایک ناقابلِ تقسیم وحدت ہے۔ خدا کی محبت کا عملی نتیجہ انسانی اخوت و مساوات ہے۔ اور یہ اصول ہر انسان کو خلقِ خدا کی خدمت کرنے پر مجبور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر دیتے ہیں۔ یہ اصول ہی ایسے ہیں کہ جب تک ان کا اطلاق انسانی تعلقات پر نہ کیا جائے وہ بے معنی رہ جاتے ہیں۔ کون شخص ایسا دیدہ دلیر ہوگا۔ جو یہ بانگ دے کہ الٰہی ابوت اور انسانی اخوت و مساوات کے اصول کا اطلاق ہندوستان کے تمدنی۔ اقتصادی اور سیاسی معاملات پر نہیں کرنا چاہیئے۔

یہ اظہر من الشمس ہے کہ اگر ان اصولوں کا اطلاق ہندوستان کی روزمرہ زندگی کے مختلف شعبوں پر کیا جائے۔ تو ہندوستان میں ایک سنہری دور شروع ہو جائے گا۔ اور ہمارے ملکِ عزیز کی کایا پلٹ جائے گی۔ مثلاً اصولِ محبت مختلف فرقوں اور گروہوں اور مذہبوں کے پیروؤں کے درمیان حقیقی رواداری پیدا کر دے گا۔ کیونکہ حقیقی رواداری یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ایمان کی حدود کے اندر رہ کر محبت کی رُو سے اپنے عقائد کے علاوہ دیگر اشخاص کے عقائد کی برداشت کرے۔ خداوند مسیح کے سنہری قانون پر کہ "جیسا سلوک تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ تم بھی ان کے ساتھ ویسا ہی سلوک روا رکھو" (لوقا ۶/۳۱) عمل کرنے سے ہر شخص پر یہ لازم ہو جائے گا کہ جس طرح وہ خود چاہتا ہے کہ اس کے عقائد کو لوگ بے دریغ پائمال نہ کریں وہ بھی دوسروں کے عقائد کو پاؤں تلے نہ روندے۔ بلکہ ان کی واجبی قدر کرے۔ اور اگر وہ ان کو غلط تصور کرتا ہے، تو "محبت کے ساتھ سچائی پر قائم رہ کر" (افسی ۴/۱۵) محبت آمیز الفاظ میں دوسروں کو سمجھائے۔ کیونکہ محبت صابر ہوتی ہے اور مہربان۔ محبت شیخی نہیں مارتی۔ وہ نازیبا کام نہیں کرتی۔ اور نہ جھنجلاتی ہے۔ وہ راستی سے خوش ہوتی ہے اور سب باتوں کی برداشت کرتی ہے" (۱ کر ۱۳/۴)

چونکہ ایسے شخص کا مذہبی عقیدہ خود معین اور مربوط ہوگا وہ محبت کے ذریعہ دوسروں کے عقائد کو اچھی طرح سے پرکھ سکے گا۔ اور ان کو از راہ ہمدردی قدر اور وقعت کی نظر سے دیکھے گا۔ اور ملائمت اور محبت بھرے دل سے گمراہوں کو سمجھا کر خود راستی پر قائم رہے گا۔ اور دوسروں کو راہِ راست پر لائے گا۔ حقیقی رواداری کی بنیاد محبت اور صرف محبت پر قائم ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس ایک حقیقت پر کُل مذاہب کا اتفاق ہے کہ ؎

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لیکن عہدِ حاضر میں ہندوستان جو کبھی جنّت نشان کہلاتا تھا۔ فرقہ وارانہ جنگوں کی جولان گاہ ہونے کی وجہ سے جہنم کا نمونہ بنا ہوا ہے۔ لیکن ان جنگوں کے حقیقی ذمہ وار مذہبی آدمی نہیں ہوتے بلکہ وہ دشمنانِ دین ہوتے ہیں جو مذہب کی آڑ میں خلق اللہ سے ناگفتہ بہ حرکتیں کرواتے ہیں۔ اور یوں باہمی منافرت و عداوت کی آگ کو بھڑکاتے ہیں۔ لیکن یہ صورتِ حالات صرف صلح آشتی محبت اور اخوت و مساوات کے زرّین اصولوں پر جن کا ذکر سطور بالا میں ہو چکا ہے عمل کرنے ہی سے دور ہو سکتی ہے :۔

---


## مقصد مذہب

یہ وہ مضمون ہے، جو سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب بالقابہ نے مذہبی کانفرنس لاہور میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کے سامنے پڑھکر سنایا تھا۔

اس میں یہ بتایا گیا ہے، کہ مذہب کا مقصد کیا ہے، اور اسے اسلام کس خوبی سے مکمل طور پر پورا کرتا ہے۔ قیمت فی نسخہ تین آنے محصولڈاک ۹ پائی

ملنے کا پتہ

مینیجر ریویو۔ اُردو۔ قادیان


---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات

(۱)

(از جناب گیانی واحد حسین صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ)

اس سے قبل بارہا مرتبہ "ریویو" کے ناظرین یہ پڑھ چکے ہیں، کہ سکھ مذہب کے بانی گورو نانک رحمۃ اللہ علیہ اور اسلام کی تعلیمات میں اتحاد و یگانگت ہے۔ آج ہم سکھوں اور مسلمانوں کے باہمی اتحاد اور محبت کے وہ روح پرور واقعات بتاتے ہیں، جو ان دونوں قوموں کی تاریخ کے سنہری اوراق میں محفوظ ہیں۔ ہمارا مقصد یہ ہے، کہ یہ قومیں جن کے بزرگوں کے تعلقات آپس میں حد درجہ محبت اور پیار کے تھے، ایک دفعہ پھر اپنے بزرگوں کی طرح محبت اور پیار سے رہیں۔ ہم انشاء اللہ اس مضمون میں ترتیب وار سکھ گورو صاحبان کی تاریخ سے ایسی واضح مثالیں صلح اور رواداری کی پیش کرینگے، جو ان کے اور مسلمان بزرگوں اور بادشاہوں کے درمیان تھی۔

**باوا نانک صاحب اور رائے بولار**

۱۔ سب سے پہلے گورو باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے حالات پڑھیں، تو ان میں ایک مسلمان رئیس رائے بولار کا ذکر ملتا ہے۔ یہ علاقہ تلونڈی کے حاکم تھے۔ باوا نانک صاحب کے والد بزرگوار جناب کالوچند صاحب آپ کے ملازم تھے۔ رائے بولار کالوچند پر بہت مہربان تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کالوچند نے باوا صاحب کو کچھ رقم دیکر روانہ کیا، کہ اس روپیہ کی نفع مند تجارت کرو۔ آپ روپیہ لے کر تجارت کے لئے روانہ ہوئے جب چوہڑکانہ کے جنگل میں پہونچے، تو ایک بھوکے فقیروں کا گروہ ملا۔ آپ نے یہ جان کر کہ اس سے زیادہ فائدہ مند اور کونسی تجارت ہوسکتی ہے، کہ ان بھوکے فقیروں کو کھانا کھلایا جائے، وہ تمام روپیہ خرچ کرکے بھوکے فقیروں کو کھانا کھلا دیا۔ واپس گھر لوٹنے پر والد صاحب کو واقعہ سنایا تو وہ بہت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناراض ہوئے۔ اور باباصاحب کو بہت سخت سُست کہا۔ اور پیٹا بھی۔ جب رائے بولار کو اس واقعہ کی خبر ہوئی، تو اسی وقت کالوچند کے گھر آکر حال دریافت کیا۔ باباصاحب نے کہا کہ والد صاحب نے حکم دیا تھا، کہ اس رقم کا نفع بخش سودا کرنا۔ مَیں نے نفع مند سودا کیا ہے۔ یہ سُنکر رائے بولار نے کالوچند سے کہا، مہتہ جی! مَیں نے پہلے بھی آپ کو کہہ رکھا ہے، کہ اس بچہ سے ہرگز کوئی سخت کلامی نہ کرنا۔ اور جو نقصان یہ لڑکا کرے، مجھ سے وصول کر لیا کرو۔ نیز تاکید کی، کہ جس قدر تمہارا روپیہ خرچ کیا کرے، تم ہمارے خزانہ سے لے جایا کرو۔ مگر اس کو رنج نہ پہونچاؤ۔ (تواریخ گوروخالصہ مصنفہ گیان سنگھ صفحہ ۴۳ و تواریخ گوروخالصہ مصنفہ سردار سندر سنگھ پروفیسر گوجرانوالہ)

۴۔ بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب اپنی کتاب نانک پرکاش صفحہ ۹۳ نمبر ۱۰ میں باباناک صاحب کی شادی کے متعلق لکھتے ہیں:۔

کالو گئیو تب رائے پاس کری ارداس تعظیم بجھائی

نانک دا اس تمہارے کو بیاہے چلوں سلطان پور مہم ٹھانی

آئیس لین کو آیو ہیں رائے جی دیہو بُجھائے کے بات سیانی

یعنی گورو نانک صاحب کے والد کالوجی رائے بولار کے پاس گئے، بہت تعظیم کے بعد عرض کی۔ کہ آپ کے داس نانک کو بیاہنے کے لئے مَیں نے سلطان پور ریاست کپورتھلہ میں جانے کا ارادہ کیا ہے آپ سے اجازت لینے کی غرض سے حاضرِ خدمت ہوا ہوں رائے بولار نے جواب دیا:۔

شومتا کھوئیے ادھار تا دھار کرو اُپ بیاہ سو کیرت کاری

موہے نکیت تے چاہے سوئے وہ سو کارتھ آؤ دھن بھاری

لینے تر تم بھو کھن سنجت سندر زین جنے چھپ چھائی

سنیدن آدسکے شُبھ ساج کے تنبو قنات لئے سمدائی

کالو نہ لیوے دھن ہاتھ میں بھوپت دیت بھیو ہر آئی

(نانک پرکاش ادھیائے ۱۲ صفحہ ۹۱ و صفحہ ۹۲ نمبر ۱۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترجمہ۔ اے کالو! اچھی طرح شان وشوکت سے شادی کرو۔ میرے گھر میں سے جو کچھ چاہو لے لو۔ اور روپیہ بھی جتنا ضرورت ہو لے لو۔ تب انہوں نے پالکی۔ رتھ۔ گھوڑے مع ساز وسامان وخوبصورت زینوں کے۔ گدّے۔ خیمے۔ قناتیں اور دیگر اچھے سامان سب لے لئے اور رائے بولار نے بہت سا روپیہ زبردستی کالو جی کو دیا۔

۳۔ ننکانہ صاحب گوردوارہ جنم استھان کے ساتھ رائے بولار نے جاگیر لگادی۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"اس دربار کے ساتھ ۲۴۲ مربعہ زمین، اور ۲ ۹۸۹ روپے سوا پندرہ آنے کی جاگیر ہے۔ ننکانہ صاحب سارا ہی گوردوارے کی ملکیت ہے۔ رائے بولار نے سارا رقبہ ہی گورو کے لئے نذر کردیا تھا۔ (گوردھام دیدار ص۱۲۶)[1]

۴۔ گوردوارہ بال لیلا کے ساتھ بھی رائے بولار نے جاگیر لگادی۔ لکھا ہے:۔

"اس جگہ گورو نانک صاحب چھوٹی عمر میں کھیلتے رہے ہیں۔ بڑا بھاری تالاب ہے۔ اس گوردوارہ کو گورو ارجن صاحب نے سب سے پہلے بنانا شروع کیا۔ دربار بہت اونچا اور خوبصورت بنا ہوا ہے۔ اکالی سکھ سیوا کرتے ہیں۔ ۱۲۰ مربعہ زمین اور ۱۳۱ روپے سالانہ جاگیر رائے بولار کی طرف سے لگی ہوئی ہے۔" (گوردھام دیدار ص۱۲۷)

۵۔ اسی طرح گوردوارہ مال جی صاحب کے نام بھی رائے بولار نے جاگیر لگائی۔ لکھا ہے:۔

"اس جگہ گورو نانک صاحب گائیں اور بھینسیں چرایا کرتے تھے۔ گوردوارہ بہت خوبصورت بنا ہوا ہے۔ اکالی سکھ قابض ہیں۔ ۱۹۰ مربعہ زمین اور مبلغ ۵۰ روپے سالانہ جاگیر رائے بولار کے وقت سے لگی ہوئی ہے۔" (گوردھام دیدار ص۱۲۸)

۶۔ گوردوارہ کیارہ صاحب کو بھی رائے بولار کی طرف سے جاگیر عطا کی گئی۔ لکھا ہے:۔

"یہ گوردوارہ ننکانہ صاحب کے پورب کے حصہ میں ہے۔ اس جگہ گورو نانک صاحب کی بھینسوں نے ایک زمیندار کا کھیت چر لیا تھا۔ اس گوردوارے کے نام ۴۵ مربعہ زمین رائے بولار کے وقت

[1] اس کتاب کے مصنف سردار بہادر سردار کاہن سنگھ صاحب آف نابھہ ہیں۔ ماسٹر گوردت سنگھ صاحب گیانی اور لالہ دیوی داس جانکی داس نے سنہ ۱۹۲۶ء میں یہ کتاب شائع کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے لگی ہوئی ہے" (گوردھام دیدار صفحہ ۱۲۸)

۷۔ رائے بولار نے بابا نانک صاحب کے لئے ایک بہت بڑا پختہ تالاب بھی بنوایا تھا۔ باوا نہال سنگھ صاحب بھلہ لکھتے ہیں :-

"جب گورو نانک صاحب تلونڈی سے چلنے لگے، تو رائے بولار نے آپ کو ٹھہرانے کی کوشش کی۔ گورو صاحب اس رات وہیں ٹھہرے۔ اور باہر اشنان کیا، تو زبانِ مبارک سے فرمایا۔ کہ یہاں تالاب نہیں ہے۔ یہ سُنکر رائے بولار نے دل میں بات رکھی۔ اور کچھ عرصہ بعد سری گورو نانک صاحب کے نام کا تالاب لگوایا۔ جو اننک بڑا عمدہ پختہ تالاب بال لیلا گوردوارے کے ملحق ہے۔" (خورشید خالصہ صفحہ ۲۰۳)

## بابا صاحبؒ اور نواب دولت خاں لودھی

نواب دولت خاں سلطان پور ریاست کپورتھلہ کے والی تھے۔ آپ کا ذکر مشہور سکھ مصنف بھائی گورداس نے اس طرح کیا ہے :-

"دولت خاں لودھی بھلا ہوا جند پیر ابناسی" (وار ۱۱ پوڑی ۱۳) یعنی دولت خاں لودھی اچھا ہوگزرا ہے۔ وہ زندہ پیر اور غیر فانی تھا۔

۸۔ بابا نانک صاحب کا بہنوئی جے رام نواب صاحب کا ملازم تھا۔ کالوچند نے بابا صاحب کو سلطان پور ریاست کپورتھلہ میں جے رام کے پاس بھیج دیا۔ وہاں پر نواب صاحب نے آپ کو اپنی ملازمت میں لے لیا۔ اور مودی خانہ کا انچارج مقرر فرمایا۔ (ناواں تے تھاواں دا کوش صفحہ ۵ مصنفہ متاب سنگھ و تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۱۶ مصنفہ گیان سنگھ و تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۷ مصنفہ پروفیسر سندر سنگھ)

۹۔ ایک دن بابا نانک صاحب ندی پر نہانے گئے۔ پانی میں ایسا غوطہ لگایا، کہ آپ کے ڈوب جانے کی افواہ پھیل گئی۔ جب یہ خبر نواب دولت خاں اور جے رام کو ہوئی، تو نواب صاحب نے پانی میں غوطے لگوائے اور جال ڈلوائے۔ تاکہ کسی طرح بابا صاحب کا پتہ چلے۔ اور انہیں صحیح وسلامت باہر نکال لیا جائے۔ (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۱۲ مصنفہ گیانی گیان سنگھ)

پروفیسر سندر سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "اس خبر سے نواب صاحب کو بڑا رحم آیا۔ اور وہ بولے کہ گورو نانک تو خدا کی یاد والا انسان تھا۔ اس نے ایسا کام کیوں کیا؟ بعد ازاں جے رام کو بلا کر تمام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بات سنائی۔ وہ آگے ہی مغموم ہوا ہوا تھا۔ مگر نواب صاحب نے تسلی دیکر واپس کیا۔ (تواریخ گورو خالصہ جلد ۲)

۱۰۔ باباصاحب کی شادی پر براتی موضع رائے بھوئے کی تلونڈی (ننکانہ صاحب) سے تیار ہوکر سلطان پور آئے، تو گورونانک صاحب کا بہنوئی جے رام نواب دولت خان کے پاس برائے حصول امداد گیا۔ جیسا کہ لکھا ہے:۔

بھوپت پاس جے رام گئیو وَ تھ لیون کی سب گاتھ سنائی
دینے متنگ امبارن سنگ تُرنگم سون اسوار بنائی
بھوکھن سندر کنچن کے نگ بیچ جراون سون چھب چھائی
اور نخار دیئے ہت بھارن تنبو قناتن کے سمدائی

(نانک پرکاش ایڈیشن ۹۷ ادھیائے ۲۱ نمبر ۳۹)

نواب دولت خان کے پاس جے رام چیزیں لینے کے لئے گیا، سب حالات بیان کئے۔ نواب نے ہاتھی بمعہ امباریوں کے اور گھوڑے سواری کے لئے اور زیور سونے کے جن میں ہیرے جواہرات جڑے ہوئے تھے جو بہت خوبصورت دکھائی دیتے تھے۔ اور اُونٹ بمعہ خیموں اور قناتوں کے بوجھ اٹھانے کے لئے دیئے۔ اور اپنے خزانہ سے بہت سا روپیہ منگوا کر بخوشی دیا۔

**باباصاحبؒ اور بھائی مردانہ**

۱۱۔ بھائی مردانہ مسلمان اور ذات کا میراسی تھا۔ تمام عمر بابا نانک صاحب کی خدمت میں حاضر رہا۔ ایسے نازک وقت میں جبکہ سفروں میں کوئی آرام مہیا نہ تھا۔ بلکہ سفر پُرخطر ہوتا تھا۔ نہ ریل نہ تار بلکہ خطرہ ہی خطرہ تھا۔ بھائی مردانہ نے اپنے بیوی بچوں کو چھوڑا۔ دُور دراز کے سفروں میں آپ کی رفاقت اختیار کی۔ اور رستہ میں ہی جاں بحق ہُوا۔

**باباصاحبؒ اور حضرت میر سیّد حسن صاحب**

۱۲۔ گیانی گیان سنگھ صاحب مصنّف تواریخ گورو خالصہ کا بیان ہے کہ "مسٹر کننگھم نے اسلامی تاریخوں کے حوالجات سے تحریر کیا ہے، کہ بابا نانک صاحبؒ کے ہمسایہ میں میر سید حسن صاحب جو اپنے علاقہ میں صلح کُل بے لاگ اولیاء کراماتی پیر مانے جاتے تھے، رہا کرتے تھے۔ وہ بابا نانک صاحبؒ سے بہت پیار اور حمایت کرتے تھے اس نے اپنا سارا علم دینی و دنیاوی بابے نانک صاحبؒ کو پڑھایا اور بڑے بڑے راہ حق کے بھید بتائے"[1]

[1] تواریخ گورو خالصہ ص۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**بابا صاحب اور نواب فیض بخش صاحب**

۱۳۔ مصنّف تواریخ گورو خالصہ نے لکھا ہے :۔

" بابا نانک صاحب جوناگڈھ پہونچے۔ وہاں پر داتا گنج بخش صاحب فقیر بھی جو اس زمانہ میں اعلیٰ درجہ کے عارف تھے، گورو نانک صاحب کی تعریف سُنکر ان کے پاس آئے۔ اور مل کر بہت خوش ہوئے۔ یہاں کا نواب فیض بخش اول درجہ کا فقیر دوست شخص تھا۔ اُس نے گورو صاحب کی بہت خدمت کی۔ چلتے وقت ان کی کھڑاؤں کو جو آجتک قلعہ کے پاس دھرمسالہ میں رکھی ہوئی ہیں، بطور یادگار رکھ لیا۔ اس دھرمسالہ کی پوجا نانک شاہی فقیر کرتے ہیں۔ رسد نواب صاحب دیتے ہیں۔ اس نواب نے گاؤں اور شہر میں لنگر جاری کر رکھے ہیں۔" (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۸۳ گورمکھی)

**بابا صاحب اور پیر بڈھن شاہ صاحب**

۱۴۔ بابا نانک صاحب کیرت پور تشریف لے گئے۔ یہاں پر پیر بڈھن شاہ صاحب فقیر سے، جو ہر وقت یادالٰہی میں مصروف رہتا تھا، اور صرف بکریوں کے دودھ سے گذارہ کرتا تھا جا ملے۔ یہ فقیر ان کی زیارت سے بہت خوش ہوا۔ اور ایک دودھ کی مٹکی سے اس نے گورو نانک صاحب کی تواضع کی۔" (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۱۲۵ مصنفہ گیان سنگھ)

**بابا صاحبؒ اور عبدالرحمٰن صاحب سوداگر چرم**

۱۵۔ بھائی دھنا سنگھ صاحب اپنی سائیکل یاترا میں تحقیق کر کے لکھتے ہیں :۔

"جب گورو نانک صاحب پشاور کے علاقہ میں گئے۔ تو وہاں پر عبدالرحمان سوداگر چرم نے آپ کو ایک جوتا پہنایا۔ پورانا جُوتا گورو صاحب وہیں چھوڑ آئے۔ جو چار پُشت تک ان کے پاس رہا۔ بعد میں رحیم خان اس کو ہوتی مردان لے آیا۔ سنت موتا سنگھ کے پاس امانت رکھکر کہیں چلا گیا۔ واپس نہ آیا۔ اور جُوتا موتا سنگھ نے اپنے دوست متاں سنگھ کو دیا۔ متاں سنگھ کے متبنّٰی بھائی نتھا سنگھ نے اس کو پریم سے رکھا۔ آجکل وہ جوڑا مکان گوربخش سنگھ پٹیالہ میں ہے۔" (اخبار خالصہ سماچار ۲۱ اگست سنہ ۳۲ء)

**بابا صاحبؒ اور اُوچ شریف کے پیر**

بھائی ویر سنگھ صاحب کتاب نانک پرکاش مصنفہ بھائی سنتوکھ سنگھ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں :۔

" اُوچ شریف میں پیروں کے پاس بابے نانک صاحب کی کھڑاویں ہیں۔ جس کو اہیر سکھوں نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نقدی اور زمین نذرانہ دے کر ان کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ لیکن وہاں کے پیر صاحب نے مقدس خیال کر کے دینے سے انکار کر دیا۔" (حاشیہ نانک پرکاش ادھیائے ۵۹ صفحہ ۶۳۷)

**باباصاحب رح اور شاہ رُوم**

۱۷۔ گیانی گیان سنگھ صاحب لکھتے ہیں :۔ "مکہ شریف میں بابا نانک صاحب کا مکان مسجد کی شکل پر بنا ہوا ہے۔ جو ولی ہند کے نام سے مشہور ہے۔ سدابرت (لنگر) بادشاہ روم کی طرف سے جاری ہے۔" (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۲۲)

نیز ماسٹر متاب سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

"مکہ شریف میں جو استھان گورو صاحب کی یادگار میں بنے ہوئے وہ مسجدوں کی شکل پر ہیں" "پنیاں" میں ان جگہوں پر شاہ روم کی طرف سے لنگر جاری ہوتا ہے۔" (ناداں تنے تھاواں دا کوش صفحہ ۳۵۰)

**باباصاحب رح اور خان قلات**

۱۸۔ "بابا نانک صاحب بغداد سے واپسی پر قلات تشریف لے گئے۔ اس جگہ اداسی فقیر گدی نشین ہیں۔ ایک اُداسی سنت جن کا نام بابا انکھنڈی داس ہے۔ قلات میں گورو نانک صاحب کے گوردوارے کی یاترا کے لئے پہونچے۔ اس جگہ اس نے ایسا اچھا نمونہ دکھایا کہ خان قلات خود درشن کرنے آیا۔ اس نے بہت عزت کی اور (باباصاحب کے گوردوارہ کے نام) جاگیر عطا کی، جو اب تک موجود ہے۔" (سری گورو دوارے درشن صفحہ ۷۵ مصنفہ گیانی ٹھاکر سنگھ)

**باباصاحب رح اور شیخ فرید ثانی**

۱۹۔ جنم ساکھی کا بیان ہے کہ شیخ فرید صاحب اور بابا نانک صاحب نے مل کر ایک لمبا سفر اختیار کیا۔ علیحدگی کے وقت باباصاحب نے کہا۔ اے شیخ صاحب! آپ کے اندر خدا صحیح ہے تب فرید صاحب بوقت رخصت بابا نانک صاحب کے گلے میں بازو ڈال کر ملے۔ (جنم ساکھی بالا صفحہ ۳۶۵) باباصاحب نے فرید صاحب کی ملاقات کی خوشی میں مندرجہ ذیل شبد فرمایا:۔

آوو بھنیس گل ملہہ انک سہیلڑیاں　　　ملکے کرہ کہانیا سمرتھ کنت کیا
ساچے صاحب سبھ گن اوگن سبھ اساہ　　دگرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا صفحہ ۱۶)

ترجمہ:۔ آؤ بہن ہم دونوں گلے ملیں۔ کیونکہ تُو میرے پیارے خاوند یعنی خدا کی سہیلی ہے۔ ہم دونوں ملکر قدرت والے خاوند کی باتیں کریں۔ خدا تعالیٰ میں تو سب خوبیاں ہیں۔ ہم میں کوئی خوبی نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے حوالجات سے ظاہر ہے کہ مسلمان بابا نانک صاحب سے کس قدر محبت کرتے تھے۔ اور بابا صاحب بھی دل وجان سے مسلمانوں پر فدا تھے۔

مہاتما ٹی۔ ایل واسوانی لکھتے ہیں "مَیں سمجھتا ہوں کہ گورو صاحب کا مذہب ملاپ اور ایکتا کا مذہب تھا۔ اس لئے انہوں نے اسلام کی تعلیم میں وہ کچھ دیکھا۔ جو دوسرے ہندوؤں کو بہت کم دکھائی دیتا تھا۔ گورو کو مسلمانوں سے ملاپ کرنے میں لطف آتا تھا۔ شیخ فرید دس برس گورو صاحب کے ساتھ ملکر لوگوں کو اللہ کا راستہ بتاتا رہا۔ کئی جگہ کے ہندوؤں نے گورو صاحب کے مسلمانوں کے ساتھ گہرے میل جول کو بُرا منایا۔ لیکن ایکتا کے اوتار نے اس کی بھی ذرا پرواہ نہ کی۔" (اخبار مَوجی مورخہ ۱۸ر جنوری ۱۹۳۹ء)

**بابا نانک صاحب اور بابر بادشاہ**

باوا نہال سنگھ صاحب لکھتے ہیں:۔

"توزک بابری تواریخ مغلیہ زبان فارسی میں بھی ...... سات پُشت ریاست کا وَر دینا لکھا ہے۔ اور کتاب قصص ہند مرتبہ ۱۸۷۸ء کے صفحہ نمبر ۱۷۹ میں درج ہے، کہ بابر کو دعاء ریاست بخشی۔ اور فرمایا کہ سات پُشت تک تیری اولاد کی بادشاہت اس ملک میں قائم رہے گی۔ اور کتاب جو حسب درخواست برادرم سرمکھ سنگھ دوبارہ الفاظ نامناسب ترمیم ہو کر حسب الحکم ڈائرکٹر ہالرڈ صاحب شائع ہوئی ہے، اس کے صفحہ ۱۸۰ میں یہ حال درج ہے۔ مشتاقانِ لطافت و ناظرین عبارت معرفت مفصلہ ذیل اس بھاشہ کے مشہور و مقدس حکایت کو دیکھکر لطف اٹھائیں گے، کہ پنجاب کے ناطق سادہ لوح رائے گڑھ جہ سکنہ چیمہ پرگنہ بٹالہ کی تصنیف کیا عمدہ طرز سے اس ساکھی کو تصدیق کرتی ہے:۔ پوڑی بھائی گوبگھ رائے دی۔

کٹی چرتر کھیڈیاں نانک نربانی بوٹی لیا ندی سمیرتے گنگا کا پانی

ستے وِتیاں پاتشاہیاں ست تیغاں دِتیاں جنگ نوں

چھتنا راج بہا لیا پروار پایا جیوں چند نوں

حوض کٹورا گورو دا الکھ دِتا لکھ دیونا ں چوں چکیں امرت ڈنڈ یا گورو بابا جگ سیونا ں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یعنی نانک بزرگ سے کئی واقعات ظاہر ہوئے ہیں۔ بُوٹی پہاڑ سمیر سے لائے اور دریائے گنگا کا پانی۔ سات بادشاہیاں اور سات تلواریں لڑائی کے لئے دیں۔ اور مغل یعنی بابر کو تخت پر بٹھلایا، جس طرح چاند کے گرد روشنی کا دائرہ ہوتا ہے۔ اپنے حوض یعنی خزانے سے کٹورا بھر کر لاکھوں کو دیا۔ اور لاکھوں کو ابھی دینگے۔ چاروں طرف پرمیشر کے نام کا امرت تقسیم کیا۔ ایسے گورو بابے کو دُنیا مانے گی[۵]۔ نیز گور بلاس پادشاہی چھ ادھیائے، صفحہ ۱۱۷ دسکھاندی بھگت مال مصنّفہ بھائی منی سنگھ صفحہ ۲۱۸۔ نانک پرکاش اُتر اردھ ادھیائے ۲۸ نمبر ۶۰ تا ۷۲ مصنّفہ بھائی سنتوکھ سنگھ وسورج پرکاش راس ۱۱ آنسو ۴ ۵ نمبر ۳۹۔ تواریخ گورو خالصہ مصنّفہ گیانی گیان سنگھ صفحہ ۲۶ وغیرہ میں بھی بابا نانک صاحب کا بابر اور اس کے خاندان کو ہندوستان پر حکومت کرنیکی دعا دینا لکھا ہے۔

بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب ایمن آباد کے واقعہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

کرناندھ دیکھے بو ہر قید بچھے زنار
دُکھ پاوت گُرلات ہیں جیون بن کمل تنخار

بابر سوں بولے تہہ کالا — چھوڈو قید جو گہی بسالا
سوچ کھسوٹی جو اِن کیری — مانو بچ ہمارا دیئو پھیری
کمل بدن کی گرا سُنی جب — سپد چھڈائے نر ناری سب
اپنی سوچ پچھانی جاہی — دیٹی دیوائے دیر کیانا ہیں
آپو اپنی سوچ سمبھاری — نج نکیت گمنے نر ناری

(نانک پرکاش اردھیائے ۲۸ نمبر ۴۵ تا ۴۸)

ترجمہ:۔ مہربانی کے خزانے یعنی بابا نانک صاحب نے جب قید میں عورتوں اور مردوں کو دیکھا جو بوجہ تکلیف کراہ رہے تھے۔ تو آپ نے ان کی رہائی کیلئے بابر سے سفارش کی۔ نیز کہا کہ ان کی لُوٹی ہوئی چیزیں بھی واپس کر دی جائیں۔ بابر نے سب قیدی رہا کر دیئے۔ اور وہ اپنی اپنی چیزیں لیکر گھروں کو چلے گئے۔                (باقی)

[۵] خورشید خالصہ صفحہ ۳۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# اسلام کی صلح و امن کی تعلیم

(از ابنِ عمرؓ ایم - اے)

اسلام محبت، آشتی، رواداری اور صلح و امن کا مذہب ہے۔ اس کے نام اسلامؐ میں ہی سلامت روی کی تعلیم موجود ہے۔ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِہٖ وَیَدِہٖ۔ کہ مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ کے شر سے بنی نوع انسان امن و سلامتی میں رہیں۔

**اخوتِ انسانی** پھر اسلام یہ تعلیم دیتا ہے، کہ بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ اور اس طرح اس نے بیگانگت کو دور کر کے ایک عالمگیر اخوتِ انسانی کی بنیاد ڈالی ہے۔ چنانچہ سورۂ نساء کے شروع میں ہی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً (نساء عٓ)

اے لوگو! اس خدا کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک انسان سے پیدا کیا۔ اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور پھر ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیں۔

اور بَعْضُکُمْ مِّنْ بَعْضٍ[1] (آل عمران عٓ) فرما کر بتایا، کہ تم ایک دوسرے کے جزو ہو۔

**مساواتِ انسانی** اخوتِ انسانی کی بنیاد ڈالنے کے ساتھ ہی اس نے مساواتِ انسانی کی تلقین بھی فرمائی۔ اور نسل، رنگ، ذات پات اور ملک و ملت کے تمام امتیازات کو مٹا کر بلندی، بزرگی اور فضیلت کا معیار نیکی تقوےٰ اور خدا ترسی کو قرار دیا، اور فرمایا:۔

---

[1] بعض تمہارے بعض میں سے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ - (الحجرات ع ۲)

یعنی اے لوگو! ہم نے تمہیں مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور قبیلوں اور قوموں کی تقسیم محض باہمی تعارف کی غرض سے کی ہے۔ ورنہ فضیلت کا معیار تو تقویٰ اور خدا ترسی ہے۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے، کہ مجلس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں ایک گنوار آپ کے دائیں طرف اور حضرت ابوبکر صدیقؓ آپ کے بائیں طرف بیٹھے تھے۔ آپ کے لئے دودھ پیش ہوا۔ نوش فرما کر پہلے آپ نے اس بدوی گنوار کو دیا۔ اور پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو دیا اور فرمایا، دائیں طرف والے کا حق مقدم ہے۔ دیکھو مساوات کا کتنا عمدہ سبق دیا ہے۔

تمام کی تمام اسلامی تعلیم کو پڑھ جاؤ۔ آپ دیکھیں گے، کہ اس میں غریب اور امیر، جاہل اور عالم، ادنیٰ اور اعلیٰ، مزدور اور سرمایہ دار غرضیکہ ہر قسم کی تمیز و تفریق کو مٹا دیا گیا ہے۔ اور صاف طور پر بتا دیا ہے، وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا - (انعام ع ۱۶) کہ جو شخص بھی جس معیار کے اعمال کرے گا اسی کے مطابق اس کے مدارج ہوں گے۔

اس اخوت اور مساواتِ انسانی کی تعلیم کا لازمی تقاضا یہ ہے، کہ بلا امتیاز مذہب و ملت تمام بنی نوع انسان سے محبت، ملاطفت، رحمت، شفقت، نیکی اور حسن سلوک کی تلقین بھی کی جائے۔ چنانچہ اس بارہ میں بھی اسلام کا یہ حکم ملتا ہے، کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ یعنی اپنے تمام دل، اپنے تمام دماغ، اپنی تمام طاقت اور توجہ کے ساتھ صفات الٰہیہ کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ یہانتک کہ تم پر پوری طرح الٰہی رنگ چڑھ جائے۔ اور تم "صِبْغَةَ اللّٰهِ" کے ایسے مظہر بن جاؤ، کہ اس پاک ہستی سے علیحدہ ہی نہ ہو سکو۔ حدیث میں آتا ہے:۔

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ

اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ فرماتے سنا، کہ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے اچھا تم میں سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمُ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ (مشکوٰۃ بحوالہ ابن ماجہ باب الحب فی اللہ ومن اللہ)

کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا، کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ تم میں سے اچھے وہ ہیں، کہ جب بھی وہ سامنے آئیں دیکھنے والوں کو اللہ یاد آجاوے۔

اس طرح پر بتایا، کہ جس طرح اللہ تعالیٰ رب ہے، رحمٰن ہے، رحیم ہے، غفور ہے، رزاق ہے، اور دوسری صفات کا مالک ہے، اور اس کی ربوبیّت، رحمانیت، رحیمیّت، غفوریت اور رزاقیت وغیرہ کسی خاص دائرہ میں محدود نہیں، اسی طرح تم بھی وطنیت اور قومیت سے قطع نظر ہر ایک سے ربوبیت کا برتاؤ کرو، رحمانیت کا برتاؤ کرو، رحیمیت کا برتاؤ کرو، ستاریت اور رزاقیت کا برتاؤ کرو۔ اور جس طرح سورج اپنی روشنی سب کو دیتا ہے، چاند کی کرنیں سب پر گرتی ہیں، بادل کا پانی سب کی کھیتیوں کو سیراب کرتا ہے، ہوا میں سارے ہی سانس لیتے ہیں، اور خدا کی دین کسی سے رُکی ہوئی نہیں، اسی طرح چاہیئے کہ ہم اپنے تئیں بلا کسی قسم کی تفریق اور امتیاز کے تمام بنی نوع انسان سے نیکی اور بھلائی کا سلوک کریں۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے:۔

اَحْسِنْ كَمَا اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَيْكَ۔ (القصص)

جس طرح خدا نے تم سے احسان کا سلوک کیا ہے تم بھی اسی طرح دوسروں سے احسان کا سلوک کرو

حدیث میں بھی آتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَى اللّٰهِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰى عِيَالِهٖ۔ (مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

مخلوقات اللہ تعالےٰ کا کنبہ ہے۔ اور تمام مخلوقات میں سے خدا کے پیارے وہ ہیں، جو اس کے کنبہ سے حسن سلوک کریں۔

دوسری حدیث ہے:۔

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت ابو قتادہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ مُسْتَرِيْحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ - قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيْحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ قَالَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيْحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَاَذَاهَا اِلٰى رَحْمَةِ اللّٰهِ وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيْحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ - (مؤطا امام مالک کتاب الجنائز باب ماجاء فی الاختفاء)

کے پاس سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ نے فرمایا خود آرام پا گیا ہے، یا اس سے آرام پایا گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کی، حضور کے اس فرمان کا کیا مطلب ہے، کہ خود آرام پا گیا ہے یا اس سے آرام پایا گیا ہے۔ حضور نے فرمایا مومن شخص تو جب فوت ہو جاتا ہے، تو وہ دنیا کی اذیتوں اور تکلیفوں سے نجات پا کر رحمتِ الٰہی حاصل کر لیتا ہے۔ لیکن فاسق و فاجر جب فوت ہوتا ہے تو اس کے مرنے سے انسان شہر، درخت اور چوپائے امن و آرام میں آجاتے ہیں۔

دیکھو سلامت روی کی کتنی وسیع تعلیم اسلام نے دی ہے، کہ نہ صرف افراد اور اقوام کو بلکہ حیوانات اور نباتات تک کو اپنے دائرہ میں لے لیا ہے۔ اس سے بڑھکر عالمگیر اور سلامت شعاری کی کیا تعلیم ہو سکتی ہے۔

ایک اور حدیث سنیئے! آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ وَالصَّدَقَةِ قَالُوْا بَلٰى قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ - (مؤطا امام مالک باب ماجاء فی حسن الخلق)

کیا میں تمہیں بہت نمازوں کے پڑھنے اور صدقات کے دینے سے بہتر بات کا پتہ نہ دوں؟ لوگوں نے عرض کیا۔ کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا لوگوں کے باہمی جھگڑوں کو دور کرنا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ

عبداللہ بن عمر سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنیوالوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے۔ زمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

| | |
|---|---|
| اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ۔ (مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق) | زمین پر رہنے والوں پر رحم کرو، جو آسمان میں ہے (اللہ تعالےٰ) وہ تم پر رحم کرے گا۔ |
| اَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا۔ (مشکوٰۃ کتاب الرقاق) | تم مسلمان تب بنوگے۔جب لوگوں کیلئے وہی پسند کروگے جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔ |
| عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ۔ (مشکوٰۃ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق) | جریر بن عبداللہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ |

ابو داؤد کی حدیث ہے۔ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا:۔

| | |
|---|---|
| يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ الْمِلْحُ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ النَّارُ ثُمَّ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الشَّيْءُ الَّذِيْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ اَنْ تَفْعَلَ الْخَيْرَ ؕ | یارسول اللہ جس چیز کا لوگوں سے روکنا منع ہے مجھے وہ بتائیے۔فرمایا۔نمک۔اس نے کہا کوئی اور چیز۔آپ نے فرمایا۔آگ۔پھر کہا یارسول اللہ اور کونسی چیز ہے جس کا روکنا منع ہے۔آپ نے فرمایا، کہ عام نیکی۔ |
| لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِطَعَّانٍ وَّ لَا فَاحِشٍ وَلَا بِذِيٍّ۔ (ترمذی) | طعن کرنیوالا۔فحش بکنے والا اور بدزبان شخص مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ |
| مَا مِنْ شَيْءٍ اَثْقَلُ فِيْ مِيْزَانِ الْمُؤْمِنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ۔ (مشکوٰۃ باب الرفق والحیاء) | قیامت کے دن مومن کے پلڑے کو بوجھل کرنے والی چیز خوش خُلقی سے بڑھکر اور کوئی نہیں۔ |

حضرت جابر بن سلیمؓ نے ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔کہ حضور مجھے کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصیحت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا:۔

لَا تَسُبَّنَّ اَحَدًا قَالَ فَمَا سَبَبْتُ بَعْدَهٗ حُرًّا وَلَا عَبْدًا وَلَا بَعِيْرًا وَلَا شَاةً وَلَا تَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَاَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ وَجْهُكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنَ الْمَعْرُوْفِ۔

کسی کو گالی مت دینا۔ جابرؓ کہتے ہیں۔ اس کے بعد مَیں نے کسی آزاد یا غلام، اونٹ یا بکری یا اور کسی کو گالی نہیں دی۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ کسی بھی نیکی کو بے حیثیت نہ جاننا۔ اور اگر خندہ پیشانی کے ساتھ اپنے بھائی سے کلام کرو تو یہ بھی نیکی میں داخل ہے۔

قرآن مجید کی ان آیات اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ان اقوال سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اسلام کس طرح قوم ونسل کے امتیازات کو مٹا کر ہر فرد بشر سے نیکی بھلائی اور خیر خواہی کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ اس پر طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے، کہ بلا امتیاز ہر شخص سے بھلائی کرنے کی تعلیم پر اسلام نے اس قدر زور کیوں دیا ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے، کہ اس طرح اسلام مطلق نفس انسانی کے احترام کا سبق سکھاتا ہے، اور بتاتا ہے، کہ اس کی نگاہ میں ایک معمولی سے معمولی انسان کی روح بھی ایسی بے بہا ہے، کہ اس کی قدر وقیمت تمام دنیا کے انسانوں سے بھی بڑھکر ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا۔ (مائدہ۔۵)

اگر کسی شخص نے بلا وجہ کسی انسانی جان کو ہلاک کر دیا، تو یہ اِس کے مترادف ہے کہ اس نے روئے زمین کے تمام انسانوں کو ہلاک کر ڈالا۔ اور اگر کسی شخص نے صرف ایک انسانی جان کی زندگی کا سامان کیا۔ تو گویا اس نے تمام روئے زمین کے انسانوں کو زندہ کر ڈالا۔

**غیر مذاہب کے پیشواؤں کا احترام** فرقہ دارانہ آویزشوں کی ایک بہت بڑی وجہ یہ ہوتی ہے، کہ لوگ دوسروں کے بزرگوں اور پیشواؤں کا احترام نہیں کرتے۔ لیکن اسلام وہ پاک اور صلحکار مذہب ہے، جس نے کسی قوم کے پیشوا پر حملہ نہیں کیا۔ اور یہ کہکر کہ:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ ۔ کوئی قوم نہیں جس میں خدا کی طرف سے کوئی ڈرانیوالا نہ آیا ہو قوموں اور مذہبوں میں صلح کی بنیاد ڈالی ، اور فرمایا ۔ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ وَنَحْنُ لَہٗ مُسْلِمُوْنَ ہ یعنی اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر خواہ وہ کسی ملک ، کسی قوم اور کسی زمانہ میں ہی مبعوث کیوں نہ ہوئے ہوں ، ایمان لاتے ہیں ، اور ان میں یہ تفرقہ نہیں ڈالتے ، کہ بعض کو مانیں اور بعض کو رد کر دیں ۔

نیز فرمایا :-

وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ ہ ہر ایک قوم کے لئے ہادی اور رہنما آئے ہیں ۔ اس اعلان کے ذریعہ سب اقوام کے نبیوں کے تقدس اور احترام کو قبول کر لیا ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتِ عامہ کو کسی خاص خاندان ، قبیلہ ، قوم ، ملک اور زمانہ تک محدود نہیں کیا ۔

فرقہ وارانہ فسادات کی ایک اور وجہ یہ ہوتی ہے ، کہ مخالف کے دلائل کو توڑنے اور اپنے معتقدات کی تلقین کے لئے بے راہ رویوں کو روا رکھا جاتا ہے ۔ لیکن اسلام دعوت و تبلیغ میں بھی نرمی اور شیریں گفتاری کی تلقین کرتا ہے ، اور فرماتا ہے :-

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ اَعْلَمُ بِالْمُھْتَدِیْنَ ہ (نحل ۱۶ع)

حکمت اور اعلیٰ نصیحت کے ذریعہ الٰہی راستہ کی طرف لوگوں کو بلاؤ ۔ اور ان سے مقابلہ بھی احسن طور پر کرو ۔ تیرا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے جو آخر ہدایت پائیں گے ۔

کون نہیں جانتا ، کہ اسلام شرک سے بڑھکر کسی چیز کا مخالف نہیں ۔ ایک جگہ فرماتا ہے ۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ ۔ یعنی مذہبی جرموں میں سے اسلام کے خدا کے نزدیک سب سے بڑا جرم شرک کا ہے ، کہ بغیر اس سے رجوع کئے اس کی معافی نہیں ہو سکتی ۔ لیکن اس اہم ترین اختلافی مسئلہ میں بھی یہی تعلیم دی ، کہ لَا تَسُبُّوا الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کہ خدا کے جو شریک بنائے جاتے ہیں ، ان کو بھی برا مت کہو ، اور رواداری کا دامن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہاتھ سے مت چھوڑو۔ دیکھو کس قدر اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے، کہ اپنے معتقدات کو پھیلانے میں تو سلامت روی کو ضروری قرار دیا۔ اور غیر مذاہب کے جو سچے بزرگ تھے، ان کے متعلق فرمایا، کہ انہیں مان لو، اور جو چیزیں سچی نہ تھیں، ان کے متعلق کہدیا، کہ انہیں بُرا نہ کہو۔

اسلام دُنیا میں کسی کا دشمن نہیں۔ لیکن جو اس کے دشمن نہیں ان سے بھی ظلم و تعدی کو روا نہیں رکھتا۔ بلکہ جہاں تک ہو سکتا ہے رحم و کرم ہی کی تلقین کرتا ہے۔ یہ چیز ایسی ہے، کہ اس میں قول سے بڑھکر عمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے ہم اس کے متعلق بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا عمل پیش کرتے ہیں اور بتاتے ہیں، کہ آپ کا اُسوہ اس بارہ میں ہمیں کیا سبق دیتا ہے۔

یہ معلوم ہے، کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے توحید کا نعرہ بلند کیا، تو مکّہ کے بت پرست آپ کے جان لیوا ہو گئے، اور انہوں نے آپ کو طرح طرح کی اذیتیں پہونچائیں۔ اور ایک موقعہ پر کامل تین سال تک آپ کا اور آپ کے قبیلہ کا مقاطعہ کرکے انہیں شعب ابی طالب میں محصور کر دیا۔ معصوم بچے پیاس سے تلملاتے، عورتیں فاقہ کشی سے بے حال ہو جاتیں، لیکن ان ظالموں کو کوئی ترس نہ آتا۔ مگر جب وہی بے رحم قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئے، اور ان کی حالت یہانتک پہونچ گئی، کہ مُردہ جانوروں کی ہڈیاں تک کھانے کی نوبت آئی، تو یہ نہیں، کہ آپ ان کی اس تباہ حالی پر خوش ہوئے، کہ اچھا ہُوا کمبخت کا فرجنہوں نے ہمیں بھوکا رکھا تھا، خود بھوکوں مر رہے ہیں۔ بلکہ آپ کا دل رحمت و شفقت سے بھر گیا۔ اور ان کے کہنے پر آپ نے بڑی رقّتِ قلب سے دُعا فرمائی، کہ مولا کریم! ان کی مصیبتوں کو دور کر دے۔ دعا قبول ہوئی، اور انہوں نے قحط کی بلا سے نجات پائی۔

ذرا اس مجسمۂ رحم و کرم کا نمونہ دیکھیے، کہ ان جانلیواؤں کی تباہ حالی سے بے تاب ہو کر نہ صرف انکی خوشحالی اور آسودگی کے لئے فوراً اپنے مولا کریم کے حضور جھک گئے، بلکہ ان کی شرارتوں اور ایذا رسانیوں پر بھی عفو و درگزر کا خط کھینچ دیا۔ اور ان کی طرف اشارہ تک نہ کیا، کہ مصیبت کے مارے اس دردناک گھڑی میں ندامت و شرمندگی محسوس نہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مرتبہ یہ مجسمہ رحمت و شفقت صلے اللہ علیہ وسلم دعوت و ارشاد کے لئے طائف گیا۔ وہاں کے ظالموں نے پیغام حق کا تمسخر اڑایا، ہر ممکن اذیت دی اور پائے مبارک کو لہولہان کر دیا، پتھر برسائے، شُہدوں کو پیچھے ڈال دیا، تو اس وقت اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کرتے ہیں، کہ اہلِ طائف کو ایمان لانے کی توفیق عطا فرما، اور برادرانہ طور پر انہیں ہمارے پاس لا۔

جنگِ اُحد میں تیغوں کے پے بہ پے وار ہو رہے ہیں۔ تیر بارش کی طرح پڑ رہے ہیں۔ رخسار مبارک زخمی ہے، جبینِ اقدس سے خون جاری ہے۔ دندانِ مبارک شہید ہو گئے ہیں۔ دشمن پیہم یورش کر کے جسمِ اطہر کو اپنا ہدف بنانا چاہتا ہے۔ مگر اس حالت میں بھی دشمنوں کے متعلق جو الفاظ آپ کی زبانِ مبارک سے نکلے وہ یہ ہیں:۔

رَبِّ اغْفِرْ لِقَوْمِي فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ اے میرے رب! میری قوم کی اس غلطی کو معاف فرما کہ وہ بیچارے نہیں جانتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے دشمنوں نے متواتر اکیس برس تک بے حد تکلیفیں دیں، آپؐ کے صحابہؓ کو تڑپا تڑپا کر قتل کیا۔ عورتوں کو نہایت شرمناک طریق سے شہید کیا۔ بچوں کو بلکا بلکا کر مار ڈالا۔ اور وہ دردناک تکلیفیں پہونچائیں، کہ آج بھی ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن جب مکہ فتح ہو گیا، اور یہ دشمن، خون کے پیاسے دشمن، ہر قسم کی ایذا اور تکلیف پہونچانے والے دشمن پورے طور پر آپ کے قبضہ و اقتدار میں آ گئے، تو آپؐ نے لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ کہکر ان کو اپنی رحمت اور شفقت کی گود میں لے لیا۔

جب آپ کمزور اور مظلومی کی حالت میں تھے، اس زمانہ میں دشمنوں کے ساتھ آپ کی شفقت اور تواضع کو خوف اور مجبوری پر محمول کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ آپ کی عظیم الشان ذات اس قسم کی کمزوریوں اور لغزشوں سے بالاتر تھی۔ اور جو واقعات ہم نے پیش کئے ہیں، ان پر کسی طرح بھی یہ اعتراض قائم نہیں ہوتا۔ لیکن فتح مکہ کے موقعہ پر تو ظالموں کی گردنیں آپؐ کے پنجہ میں تھیں اور پورا غلبہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور تسلّط رکھتے ہوئے آپ نے انہیں معاف فرمایا تھا۔

غرض ان اسلامی تعلیمات پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے، کہ کس طرح رفتار میں، گفتار میں اور اعمال میں سلامت روی کی تلقین اسلام نے فرمائی ہے۔ اور رنگ و نسل کے امتیاز کو مٹا کر ایک عالمگیر برادری کو قائم کیا ہے، اور مفصّل طور پر بتایا ہے کہ ہمیں سب کو اپنا بھائی سمجھنا چاہیئے۔ سب سے محبت کرنی چاہیئے۔ سب سے بھلائی سے پیش آنا چاہیئے۔ سب کا بھلا سوچنا چاہیئے۔ کسی کے بزرگ اور پیشوا کو بُرا نہیں کہنا چاہیئے۔ اگر کوئی ہم سے دشمنی بھی کرے تو ہمیں اس سے بخشش اور رحمت کا سلوک ہی کرنا چاہیئے۔

---

# وصیّتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو دفتر کو اطلاع دے۔

نمبر ۵۹۵۴:۔ منکہ محمد ابراہیم ولد چوہدری عبدالکریم صاحب قوم جٹ ریٹائرڈ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی سکنہ بھامڑی ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰-۹-۴۱ حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں:۔ میری وفات کے وقت جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ میری موجودہ جائداد اندازاً آٹھ بیگھہ اراضی زرعی قیمت اندازاً ڈیڑھ ہزار ہے۔ جس کا مَیں واحد مالک ہوں۔ اور ایک سکنی مکان قیمتی -/۵۰۰ جس کے نصف کا مَیں مالک ہوں۔ اس طرح میری کل جائداد کی قیمت جو کہ موضع بھامڑی میں واقع ہے۔ ایک ہزار ساڑھے سات سو روپیہ ہے۔ مَیں اپنی جائداد کے دسویں حصّہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں

میری اس وقت بصورت تنخواہ مبلغ بیس روپے ماہوار آمد ہے۔ اس آمد کے بھی دسویں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور اپنی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ العبد:۔ محمد ابراہیم بقلم خود۔ گواہ شد:۔ عبد العزیز برادر حقیقی موصی۔ گواہ شد:۔ بقلم خود ابراہیم جٹ بھینی بانگر۔

نمبر ۵۹۴۶ء۔ منکہ قریشی محمد حنیف قمرؔ ولد کمال الدین صاحب مرحوم قوم قریشی پیشہ کتابت و وعظ و تبلیغ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت یکم مارچ ۱۹۱۹ء ساکن کندراپاڑا ضلع کٹک صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{۱۱}{۲۴}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری اس وقت تک غیر منقولہ جائداد کچھ نہیں۔ البتہ منقولہ جائداد میں سے دینی کتب قیمتی اندازاً ایک صد روپیہ موجود ہیں۔ اور میری ماہوار آمد فی الحال کچھ نہیں۔ ہاں غیر معین طور پر ہر ماہ اپنے اہل وعیال کے لئے کچھ کما لیتا ہوں جس کی اوسط دس روپے ماہوار ہے۔ اس کا دسواں حصہ اور نیز اگر میری آمد میں کچھ ترقی ہوئی تو اس کا بھی ماہ بماہ تا زیست حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میری موجودہ منقولہ جائداد یا اگر اس کے بعد بھی کچھ جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہوگی تو اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔

العبد:۔ قریشی محمد حنیف قمرؔ احمدی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ رحیم بخش ملک۔

نمبر ۵۹۵۰ء۔ منکہ محمد احمد ولد ولی احمد صاحب احمدی قوم قریشی موپلا پیشہ طالب علم عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن پنگاڑی ضلع کالی کٹ مالابار صوبہ مدراس بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ $\frac{۹}{۲۱}$ ۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری آمد فی چار روپیہ ماہانہ ہے جو بطور وظیفہ مجھے ملتا ہے۔ مَیں اپنی آمد کا $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد کسی قسم کی بھی ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ العبد:۔ محمد احمد۔ گواہ شد:۔ (مفتی) محمد صادق۔ گواہ شد:۔ محمد یعقوب قیسؔ نجیب آبادی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۹۳۷ :۔ منکہ محمد صدیق ولد خدا بخش قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی
ساکن دھاریوال پل ضلع گورداسپور حال منور آباد اسٹیٹ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و
اکراہ آج بتاریخ ۱۵؍ ۴۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ
نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار تنخواہ پر ہے۔ جو کہ مبلغ بیس روپے اور ایک من غلہ گندم ہے۔ اس
ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ نیز اپنی آمد کی کمی بیشی پر اسی
حساب سے دسواں حصہ جو بھی ہو ادا کرتا رہونگا۔ اور اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ قادیان کو دیتا رہونگا
اسکے علاوہ میرے مرنیکے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسکے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان
ہوگی۔ نیز اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کراؤنگا۔ تو وہ میرے مرنیکے بعد میرے
حصہ جائداد سے منہا کر لی جائیگی۔ العبد:۔ محمد صدیق بقلم خود اسسٹنٹ اکونٹنٹ منور آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ
سمارا ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد:۔ عبدالسلام اکونٹنٹ منور آباد اسٹیٹ سندھ۔ گواہ شد:۔
محمد ابراہیم منور آباد اسٹیٹ سندھ:

نمبر ۵۹۳۸ :۔ منکہ احمد الدین ولد حاجی محمد صدیق صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال
پیدائشی احمدی ساکن دہلی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ جون ۱۹۴۱ء حسب ذیل وصیت
کرتا ہوں۔ میری جائداد اسوقت ایک مکان پختہ رہائشی ۸۵ واقعہ ابوالفضل روڈ نئی دہلی قیمتی اندازاً ۱
-/۵۰۰۰ ہے اسکے علاوہ میری ماہوار آمد -/۱۲۵ روپے ہے (-/۱۲۵ روپے میں پراویڈنٹ فنڈ کی کٹوتی
بھی شامل ہے) میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا
رہونگا۔ اگر میں جائداد مذکور کا ۱/۱۰ حصہ اپنی زندگی میں ادا کر کے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے رسید حاصل
کرلوں تو یہ رقم اس جائداد سے جو میرے مرنیکے بعد اگر ثابت ہو منہا کر دی جائے۔ العبد:۔ احمد الدین احمدی
سٹینوگرافر سپلائی ڈیپارٹمنٹ نئی دہلی۔ گواہ شد:۔ مرزا عبداللطیف بی۔ اے وائسرائے ہوس نئی دہلی۔
گواہ شد:۔ شیخ غلام حسین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ نئی دہلی۔ گواہ شد:۔ حاجی محمد صدیق وائسرائے
ہوس نئی دہلی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۵۹۰۶ :- منکہ عبدالحمید ولد چوہدری غلام قادر صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۷۶ رکھ ڈاکخانہ چک ۲۷۵ رکھ تحصیل و ضلع لائلپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱/۴/۴۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے کیونکہ میرے والد صاحب حیات ہیں میری موجودہ تنخواہ مبلغ ۳۲ روپے ہے۔ مَیں اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتا ہوں انشاء اللہ ماہ بماہ تنخواہ کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھیجتا رہونگا۔ اور رسید حاصل کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے سے پہلے کوئی غیر منقولہ جائداد مجھے مل یا مَیں نے خود پیدا کی تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اگر مَیں اپنی زندگی میں اس جائداد غیر منقولہ کا ۱/۱۰ حصہ یا کچھ حصہ جتنا بھی داخل خزانہ کردوں وہ حصہ میرے مرنیکے بعد میری جائداد سے منہا کیا جائے :: العبد:- عبدالحمید بقلم خود۔ گواہ شد:- سیّد غلام محمد شاہ بقلم خود دوکاندار۔ گواہ شد:- سیّد طفیل محمد شاہ ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول چک ۲۷۶ ضلع لائلپور ::

---

**افادات الفریدی**

یہ کتاب جناب چوہدری غلام احمد خانصاحب ایڈووکیٹ پاکپٹن کی تصنیف ہے جس کا حجم ۲۲ صفحہ ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے زمانہ سلف کے بزرگانِ عظام حضرت شیخ نظام الدینؒ بدایونی خلیفہء اعظم حضرت باوا فرید الدین مسعودؒ گنجشکر پاکپٹنی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب راحت القلوب اور حضرت خواجہ بدرالدین اسحاقؒ داماد و شاگرد و مرید حضرت باوا صاحب مذکور کی کتاب اسرار الاولیاء اور حضرت مولانا محمد علی اصغر چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب جواہر فریدی کے وہ حوالہ جات درج کئے ہیں جو حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض دعاوی اور اعتقادات کی تائید میں ہیں۔ مذکورہ بالا سلف صالحین کو دیگر مسلمان بھی بزرگ اور اولیاء اللہ تسلیم کرتے ہیں اس لئے یہ تینوں کتابیں مسلمانوں پر بطور اتمام حجت ہیں۔ احمدی و دیگر احباب کے لئے اس کتاب کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔ اس کی قیمت صرف ایک آنہ ہے۔ خرچ ڈاک نو پائی ہے :: ملنے کا پتہ:- **مینجر ریویو اردو۔ قادیان**

---

**خالص شہد، کستوری، زعفران اور سلاجیت منگانے کا پتہ:-**

**چوہدری عبدالحلیم معرفت حضرت مولوی شبیر علی صاحب۔ قادیان**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# دواخانہ نور الدین رض

(بیادگار)

## حضرت حکیم الامت طبیب شاھی حاجی الحرمین سیدنا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رض

(زیر نگرانی)

## ابناء حکیم الامت حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض

آپ اپنی تمام طبّی ضرورتوں کے لئے "دواخانہ نور الدین رض" کو لکھئے، کیونکہ اوّل یہی وہ دواخانہ ہے جسکے پاس حضرت حکیم الامۃ کی تمام عمر کے تجربات کا نچوڑ جس کو آخری عمر میں حضور نے ایک قلمی بیاض میں جمع کر دیا تھا بعینہٖ محفوظ ہے۔ دوم ادویات کی تیاری میں نہایت درجہ احتیاط سے کام لیا جاتا ہے۔ اور چُن چُن کر صحیح، خالص اور مؤثر اجزاء خریدے اور فراہم کئے جاتے ہیں۔ اور وہ تمام جڑی بوٹیاں جو عام طور پر بازاروں میں نہیں ملتیں۔ یا جن کی بجائے عطّار اور پنساری غلط چیزیں فروخت کر دیتے ہیں۔ خاص طور پر صحیح جگہوں اور صحیح وقتوں میں کوشش کر کے مہیّا کی جاتی ہیں۔ اور کسی نسخہ میں اس کے قیمتی اجزاء کے قلیل القیمت بدل نہیں ڈالے جاتے۔

اس دواخانہ کے چند خاص الخاص مجرّبات کی فہرست آئندہ صفحات پر ملاحظہ فرمائیں:

المشتھرین

ابناء حکیم الامت طبیب شاھی حضرت سیدنا نور الدین رض

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# صندلین

**انیمیا یا کمیٔ خون کا بہترین علاج:۔** خون تمام اعضاء بدن کو غذا اور روح پہنچاتا اور زہریلے مادوں کو جسم سے خارج کرتا ہے۔ تمام اعضاء جسم خون سے ہی زندہ ہیں۔ خون بدن کے ہر ایک حصہ کی غذا کے لئے مناسب مواد مہیا کرتا ہے اور پستانوں میں ایسے اجزاء لے جاتا ہے جو دودھ بننے کے لائق ہوں۔ اور خصیوں میں ایسی چیزیں پہنچاتا ہے جس سے مادہ حیات بنتا ہے۔ اور صندلین میں وہ تمام اجزاء بہت بڑی مقدار میں موجود ہیں، جن پر خون کے پیدا ہونیکا انحصار ہے۔

کمیٔ خون خواہ کثرتِ حیض اور بواسیر سے ہو یا عرصہ تک کی بیماری مثلاً ملیریا وغیرہ میں مبتلا رہنے سے ان تمام حالات میں صرف صندلین کا استعمال ہی آپ کے لئے مفید ہے۔ صندلین خون کو صاف کرنے اور چہرہ کے رنگ کو نکھارنے کیلئے بھی اکسیر ہے اور حیض کی خرابیوں میں بھی اسکے استعمال کی سفارش کی جاتی ہے۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ بارہ آنہ ÷ پچاس قرص ایک روپیہ

# اکسیر معدہ

یہ بیضیر رمرکب معدہ کی خاص دوا ہے۔ اس کے استعمال سے معدہ کے نازک نظام پر بڑا تسکین بخش اثر پڑتا ہے۔ بدہضمی، نفخ، کھٹے ڈکار۔ سینے کی جلن، پیٹ کی درد، باد گولہ، جی کا متلانا۔ بھوک کم لگنا۔ خرابی جگر۔ ان تمام بیماریوں کے لئے اکسیر معدہ کا استعمال بہت مفید ہے۔ بیماری کے بعد یا کمزوری۔ کثرت کار یا ثقیل غذاؤں کے زیادہ استعمال سے جب معدہ کمزور ہو گیا ہو۔ تب ان خوش ذائقہ ٹکیوں کے استعمال سے بھوک بڑھ جاتی ہے۔ اور ہاضمہ کی قوت تیز ہو کر آپ کو اپنی غذا سے زیادہ سے زیادہ قوت حاصل کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اور بواسیر میں بھی مفید پائی گئی ہے۔

قیمت یکصد قرص ایک روپیہ بارہ آنہ (عـــہ ۱۲) پچاس قرص ایک روپیہ (عـــہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرصِ خاص

جریان کے مرض کی اہمیت کسی توضیح کی محتاج نہیں۔ اکثر مریض آخر اسے لاعلاج سمجھکر اپنی زندگی سے مایوس ہوجاتے ہیں۔ جو اصحاب اس مرض کا شکار ہوں یا ان کے علم میں کوئی دوست اس مرض میں مبتلا ہوں۔ تو انہیں ہمارے دواخانہ کی خاص مجرّب دوا قرصِ خاص ایک مرتبہ ضرور استعمال کرنی چاہیئے۔ یہ دوا ہر قسم کے جریان میں لاجواب ثابت ہوئی ہے۔ اس کے استعمال سے پُرانے سے پرانا جریان، رقت، سُرعت، ذکاوت حِس اور کثرت احتلام کی شکایت دور ہوجاتی ہے ؛

قیمت پچاس قرص دو روپیہ

# اکسیر سیلان

سیلان الرحم یون یا لیکوریا کی شکایت آجکل ہندوستانی عورتوں میں بکثرت پھیل رہی ہے، لیکن وہ بیچاری بوجہ شرم وحیا اس کا اظہار نہیں کرتیں۔ اور آخر اپنی قیمتی صحت، حقیقی حُسن اور نکھار کو برباد کر لیتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ اس کا خمیازہ معصوم اور بےگناہ اولاد کو اٹھانا پڑتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے، کہ مرد اپنی دوسری ذمہ واریوں کے علاوہ ایسے امور سے بھی غافل اور بے پرواہ نہ رہیں۔ اور جن عورتوں کی صحت سیلان الرحم کی وجہ سے برباد ہورہی ہو، انہیں فوراً اس دواخانہ کی خاص مجرب دوا "اکسیر سیلان"

پھر اسی چشمۂ فیض دواخانہ نورالدینؓ قادیان سے منگواکر استعمال کروائیں۔ یہ بےخطا دوا رحم کو قوت دیتی، سفید رطوبت کے آنے کو بند کرتی اور سیلان الرحم کی تکلیف سے بالکل نجات دے کر نئی زندگی عطا کرتی ہے

قیمت فی شیشی بیس خوراک تین روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تریاق اٹھرا

دنیائے طب کا حیرت انگیز کارنامہ :- مرض اٹھرا میں رحم بہت کمزور ہو جاتا ہے اور بچہ کو سنبھال نہیں سکتا۔ عموماً تیسرے، چوتھے مہینہ حمل گر جاتا ہے۔ اگر بچہ پورے دنوں میں پیدا ہو بھی جائے تو بڑی عمر نہیں پاتا۔ اور اکثر ان بیماریوں کا شکار رہتا ہے۔ سبز پیلے دست، قے، ہچکی، سوکھا، بدن پر پھوڑے پھنسیاں چھالے سُرخ دھبے وغیرہ۔ "تریاق اٹھرا" اس مرض کی نہایت مجرب اور بے خطا دوا ہے۔ پس اگر خدانخواستہ آپ کے گھر والے اس مرض میں مبتلا ہیں تو آج ہی حضرت حکیم الامت سیدنا نورالدینؓ کی مجرب دوا تریاق اٹھرا دواخانہ نورالدینؓ سے طلب کریں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین، خوبصورت، توانا اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ چھ ماشہ منگوانے کی صورت میں فی تولہ ایک روپیہ۔

# رفیق نسواں

رفیق نسواں عورتوں کی مخصوص بیماریوں کے لئے دواخانہ نورالدینؓ کی نہایت کامیاب دوا ہے۔ اس کے استعمال سے ایام حیض کی خرابیاں دُور ہو جاتی ہیں۔ اگر حیض کی بے قاعدگی، بندش یا کمی ہے۔ یا حیض کا خون تکلیف سے رُک رُک کر آتا ہے۔ ناف کے نیچے اُبھار ہے۔ دبانے سے دُکھن محسوس ہوتی ہے۔ کمر اور پنڈلیوں میں درد رہتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ یا ہاتھ پاؤں اور سر میں جلن ہے، کوئی کام کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ تو یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں، کہ آپ کو رفیق نسواں کا استعمال جلد سے جلد شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ ان تکالیف کو دُور کر کے آپ میں قوت و توانائی اور از سر نو صحت تازہ پیدا کر دے گی۔

قیمت یک صد قرص تین روپیہ بارہ آنہ (سے ۱۲)

" پچاس قرص دو روپیہ (عگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# عنبرین

اس قابلِ قدر معجون کا چند روزہ استعمال طبیعت میں انقلاب، جسم میں قوت اور خون میں جولانی پیدا کرتا ہے۔ اس سے دل دماغ معدہ جگر اور گردوں کو قوت پہونچتی ہے اور پٹھوں میں طاقت آتی ہے۔ جسم کی پژمردگی، درماندگی، نقاہت، ناتوانی اور کمزوری دور ہو جاتی ہے قوتِ مردمی بڑھتی ہے۔ اور آپ نوجوان بنکر زندگی کا لطف اُٹھا سکتے ہیں۔

آپ کو اپنی حفاظت اور بیماریوں کے مقابلہ کی قوت حاصل کرنے کے لئے بھی اس دیرپا اور مستقل اثر رکھنے والے معجون کی ضرورت ہے۔

مشک، عنبر، زعفران اور قیمتی جواہرات اس کے خاص اجزا ہیں۔

قیمت پانچ تولہ ساڑھے چار روپیہ

# معجون ملیّن اور نور سالٹ

قبض ایک عالمگیر بیماری ہے۔ جس کی وجہ سے خراب زہریلے اور متعفن مادے جسم میں جذب ہو کر طرح طرح کی بیماریاں پیدا کرتے ہیں۔ معجونِ ملیّن کا استعمال قبض کا بہترین علاج ہے۔ یہ قطعاً ... زر معجون دست نہیں لاتا جس سے کمزوری پیدا ہو۔ بلکہ بغیر مروڑ اور بے چینی کے بندھی ہوئی اجابت کھل کر ہو جاتی ہے۔

قبض ہی کے لئے دواخانہ کی دوسری مجرب دوا نور سالٹ ہے۔ نور سالٹ صرف قبض ہی کا علاج نہیں بلکہ معدہ کی خرابی اور زائد رطوبت کو دُور کرنے، پیٹ کے بڑھنے کو روکنے اور آنتوں کو مضبوط کرنے اور جوڑوں کے درد کے لئے بھی اس کا استعمال بہت مفید ہے۔

قیمت معجون ملیّن پانچ تولہ بارہ آنہ ؛ نور سالٹ دس تولہ کی شیشی جو چار ماہ کیلئے کافی ہے۔ ڈیڑھ روپیہ۔ پانچ تولہ چودہ آنہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قرص جواہر

طاقت کی بے نظیر دوا:- یہ دوا اعصاب کو طاقت دیتی، دماغ کو تقویت پہونچاتی، دل کو مضبوط کرتی اور باہ کو حد درجہ بڑھاتی ہے۔ اس کا چند روزہ استعمال ہر طرح کی کمزوری دُور کر کے نئی قوت اور توانائی پیدا کرتا اور جسم کی زائل شدہ طاقتوں کو بحال کرتا ہے۔ اس کا اثر مستقل اور دیرپا ہے مردانہ قوت کو بڑھانے میں اس کے نتائج بہت ہی شاندار ثابت ہوئے ہیں ؛

قیمت یکصد قرص چار روپیہ چودہ آنہ (للعہ)

# نور منجن

اگر آپ کے مسوڑھوں سے خون یا پیپ بہتی ہے، مسوڑھے پھولتے یا درد کرتے ہیں۔ مُنہ سے بدبُو آتی ہے، دانت میلے رہتے ہیں، دانتوں میں کیڑا لگ گیا ہے، پانی پینے سے ٹیس سی لگتی ہے تو آپ کو نور منجن کا استعمال فوراً شروع کر دینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ بے مثال منجن دانتوں کی آب قائم رکھتے ہوئے انہیں موتیوں کی طرح صاف، چمکدار اور خوشنما ہی نہیں بناتا، بلکہ مونہہ کی بدبُو دور کر کے ان خطرناک جراثیم کو بھی ہلاک کرتا ہے، جو دانتوں کی بیماریوں کا موجب ہوتے ہیں۔ اور مسوڑھوں کے نازک پٹھوں کو طاقت دے کر انہیں اس قابل بناتا ہے، کہ خون سے اپنی غذائیت حاصل کر سکیں۔

نور منجن کا ذائقہ خوشگوار ہے۔ اور حجم کو بڑھانے کے لئے اس میں چاک وغیرہ کی قسم کی کوئی چیز شامل نہیں کی گئی۔ اس کا روزانہ استعمال دانتوں کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے

قیمت ایک اونس کی شیشی تین آنہ (۳ر)

نصف درجن ایک روپیہ

پائیوریا کے لئے ہماری مجرب دوا اکسیر پائیوڈیا استعمال کریں ؛

قیمت شیشی کلاں ایک روپیہ ؛ شیشی خورد دس (۱۰) آنہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سُرمۂ مبارک

## شہنشاہِ طبؒ کی بیاضِ خاص کا تحفہ

یہ سُرمہ ککروں کو زائل کرتا ہے۔ ان کی وجہ سے آنکھوں میں آشوب یا زخم آگیا ہو۔ اور بینائی کم ہوتی جاتی ہو۔ آنکھوں میں خارش اور کھجلی ہو تو ان حالتوں میں "سُرمۂ مبارک" کا استعمال بہت مفید ہے۔ یہ سرمہ آنکھوں کو ہلکا اور صاف کرتا ہے۔ اس کا دائمی استعمال آنکھوں کو امراض و آفات سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس سرمہ کی ایک خاص خوبی یہ ہے کہ یہ حضرت حکیم الامت کے اپنے نادر قیمتی اور نہ گھسنے والے کھرل میں ہفتوں کی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔

قیمت ایک تولہ اڑھائی روپیہ۔ چھ ماشہ ایک روپیہ آٹھ آنہ۔ تین ماشہ بارہ آنہ صرف

# مرہمِ نور

یہ عجیب و غریب مرہم ہر قسم کے گھاؤ، دُنبل، پھوڑے، پھنسیوں اور زخموں کو گلنے سڑنے سے بچا کر تمام زہریلے اور فاسد مادوں کو ان کی جڑوں سے کھینچ نکالتا ہے بگڑے ہوئے اور گندے سے گندے زخم اس کے استعمال سے اچھے ہوجاتے ہیں۔ اس کا ایک ہی پھایا اپنے حیرت انگیز اثرات دکھا دیتا ہے۔ اس مرہم کو استعمال کرنے کے بعد یقیناً آپ کسی دوسری مرہم کی تلاش نہیں کرینگے۔ ایسی بہترین مرہم کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے ؛

قیمت بڑی ڈبیہ ایک روپیہ بارہ آنہ۔ چھوٹی ڈبیہ ایک روپیہ صرف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سخت امراض کی فہرست

کیا آپ خدا نخواستہ ان میں سے کسی مرض میں

مبتلا ہیں؟

آنکھوں کی بیماریاں

بچوں کی بیماریاں

امراض جگر و معدہ

ذیابطیس

پیچش

نزلہ

بالوں کی بیماریاں

کمزوری دماغ

کمزوری اعضاء ہضم

ضعف قلب

ضعف ہاضمہ

ضعف جگر

اٹھرا

یرقان

ریح

حمل استقاط

خرابی ایام

سیلان الرحم

ضعف باہ

امراض خون

دق و سل

کنٹھ مالا

پائیوریا

تلی

گنٹھیا

زچہ کا بخار

جنون

اگر ایسا ہے

تو اپنے مرض کے مفصّل حالات لکھ کر بھیجئے۔ ہر قسم کی خط و کتابت کیلئے صرف یہ پتہ یاد رکھیں :۔

# دواخانہ نور الدین قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah



# حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں!

## صرف پچیس روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستّر کتابیں جو رسالہ "ریویو" کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں، صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:-

براہین احمدیہ مکمل
سرمہ چشم آریہ۔ ازالہ اوہام مکمل
آئینہ کمالاتِ اسلام۔
شہادت القرآن۔ نور القرآن۔
انجامِ آتھم۔
ایام الصلح۔
مسیح ہندوستان میں۔

تریاق القلوب
تحفہ گولڑویہ
اربعین ہر چہار حصّہ
نسیم دعوت
تذکرۃ الشہادتین
نزول المسیح
لجۃ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں۔

مینجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تفسیر سروری

یعنی

جماعت احمدیہ کے مفسرِ قرآن حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب کی وہ تفسیر القرآن جو رسالہ ریویو (اردو) میں چھپتی رہی ہے اور جس میں حضرت خلیفۂ اوّل رض کی تفسیر بھی بیان ہوئی ہے اسکی چند گنتی کی جلدیں برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں۔ یہ تفسیر شروع سے آٹھویں پارے تک کی ہے مگر درحقیقت اسمیں سارے قرآن مجید کے مشکل مقامات حل کئے گئے ہیں۔ یہ نہایت عام فہم تفسیر ہے اسکے پڑھنے سے حسب استعداد تفسیر القرآن کا ملکہ پیدا ہو جاتا ہے۔ رسالہ ریویو کے سائز پر اسکے کُل دو ہزار صفحے ہیں پہلے اسکی قیمت پندرہ روپے تھی۔ مگر اب بعض فوری ضروریات کی وجہ سے اسکی رعایتی قیمت صرف چھ روپے رکھی گئی ہے۔ آج ہی بذریعہ منی آرڈر بنام مینیجر رسالہ ریویو (اردو) ارسال فرما کر اپنے لئے ایک جلد محفوظ کرالیں۔ بعد میں یہ بیش بہا خزانہ کسی قیمت پر بھی نہ مل سکے گا۔ مجلّد کی قیمت ساڑھے سات روپے ہے ؞

ملنے کا پتہ

مینیجر رسالہ ریویو (اردو) قادیان

(اللہ بخش سٹیم پریس قادیان میں بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے چھپوا کر دفتر ریویو قادیان کیلئے شائع کیا)